



سرکاری رپورٹ

صوبائی اسمبلی پنجاب

مباحثات 2022

بدھ، 19- اکتوبر 2022

(یوم الاربعاء، 22- ربیع الاول 1444 ھ)

سترہویں اسمبلی: آکٹالیسواں اجلاس

جلد 41: شماره 33

2005

ایجنڈا

برائے اجلاس صوبائی اسمبلی پنجاب

منعقدہ 19- اکتوبر 2022

تلاوت قرآن پاک و ترجمہ اور نعت رسول مقبول ﷺ

سوالات

(محکمہ امداد باہمی)

نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات

سرکاری کارروائی

(اے) مسودہ قانون کا پیش کیا جانا، غور و خوض اور اس کی منظوری

مسودہ قانون احساس پروگرام پنجاب 2022

ایک وزیر مسودہ قانون احساس پروگرام پنجاب 2022 ایوان میں پیش کریں گے۔

ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ مسودہ قانون احساس پروگرام پنجاب 2022 کو فوری طور پر

زیر غور لانے کی غرض سے قواعد انضباط کار، صوبائی اسمبلی پنجاب 1997 کے

قاعدہ 234 کے تحت مندرجہ قواعد 93، 94، 95 اور دیگر تمام متعلقہ قواعد کی مقتضیات

کو معطل کیا جائے۔

ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ مسودہ قانون احساس پروگرام پنجاب 2022 کو، فی الفور زیر

غور لایا جائے۔

ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ مسودہ قانون احساس پروگرام پنجاب 2022 منظور کیا جائے۔

2006

(بی) مسودات قانون پر دوبارہ غور و خوض اور ان کی منظوری

1- مسودہ قانون مقامی حکومت پنجاب 2021 (مسودہ قانون نمبر 78 بابت 2021)

(اے) ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ مسودہ قانون مقامی حکومت پنجاب 2021، جیسا کہ 14 ستمبر 2022 کو اسمبلی کی جانب سے منظور کیا گیا تھا، کے حوالے سے گورنر کے پیغام کی روشنی میں، لاسر نو فی افورزیر غور لایا جائے۔

(بی) ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ مسودہ قانون مقامی حکومت پنجاب 2021، جیسا کہ اسمبلی کی جانب سے اصل حالت میں منظور کیا گیا تھا اور آئین کے آرٹیکل 116(2) کے تحت گورنر کی جانب سے واپس کیا گیا تھا، گورنر کے پیغام کی روشنی میں اسمبلی کی جانب سے لاسر نو غور لایا جائے۔

(سی) ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ ضمن 10 کی بجائے درج ذیل عبارت مثبت کی جائے۔

”10- الیکشن کمیشن کی جانب سے یونین کو نسلز کی حد بندی:-

- (1) الیکشن کمیشن مصرحہ طریقہ کے مطابق قانون انتخابات کے تحت یونین کو نسلوں کی حد بندی کرے گا۔
- (2) یونین کو نسلوں کے مقامی علاقہ جات کی الیکشن کمیشن کی جانب سے مخصوص عدد اور ایسے نام سے شناخت کی جائے گی جو حکومت نے تفویض کیا ہو۔
- (3) الیکشن کمیشن، قانون مقامی حکومت 2019 (13 بابت 2019) کے تحت، حد بندی اور تشکیل کردہ ضلع میں دیہی علاقے، میٹرو پولیٹن کارپوریشن، کالعدم میونسپل کارپوریشن، کالعدم میونسپل کمیٹی، کالعدم ٹاؤن کمیٹی کی اوسط چھپیس ہزار کی دیہی آبادی کو شہری یونین کو نسل کے طور پر حد بندی کرے گا۔
- (4) ذیلی دفعہ (3) کے تابع، الیکشن کمیشن ضلع کو نسل کے دیہی علاقہ کی دیہی یونین کو نسلیں جن کی اوسط چھپیس ہزار کی آبادی ہو، کی حد بندی کرے گا۔
- (5) حکومت سرکاری گزٹ میں بذریعہ نوٹیفیکیشن متعلقہ ڈپٹی کمشنر کی سفارش پر ایسی یونین کو نسل جن کی خصوصیات دیہی یونین کو نسل ہو، کو دیہی یونین کو نسل ڈیکلیر کرے گی۔
- (6) حکومت، متعلقہ ڈپٹی کمشنر کی سفارش پر سرکاری گزٹ میں بذریعہ نوٹیفیکیشن، شہری یونین کو نسل کو بطور دیہی یونین کو نسل ڈیکلیر کرے گی، اگر اس مقامی علاقے میں کوئی شہری خصوصیات نہ ہوں۔ مگر شرط یہ ہے کہ ذیلی دفعہ (5) اور (6) میں کی گئی ایسی تبدیلی آئندہ مقامی انتخاب کے لئے مؤثر ہوگی۔

2007

(ڈی) ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ ضمنی 187 کی بجائے درج ذیل عبارت مثبت کی جائے۔
”187- پنجاب لوکل گورنمنٹ سروس:-

- (1) قانون پنجاب مقامی حکومت 2019 (13 بابت 2019) کے تحت جاری مقامی حکومت پنجاب سروس جاری رہے گا اور پنجاب لوکل گورنمنٹ سروس کہلائے گا اور ان کی سروس کی قیود و شرائط متعلقہ قوانین اور اس کے تحت وضع کردہ قواعد کے مطابق چلائی جائیں گی۔
 - (2) پنجاب لوکل گورنمنٹ سروس کے ملازمین کی تعیناتی مستقل بنیادوں پر پنجاب پبلک سروس کمیشن کے ذریعے کی جائے گی۔
 - (3) پنجاب لوکل گورنمنٹ سروس کے ملازمین قانون ہذا کے مقاصد کے حصول کے لئے صوبہ میں کہیں بھی خدمات سرانجام دینے کے پابند ہوں گے۔
 - (4) قانون ہذا کے نفاذ سے پہلے منظور شدہ اسامیوں پر کنٹریکٹ کی بنیاد پر، پنجاب پبلک سروس کمیشن کے تحت تعینات شدہ پنجاب لوکل گورنمنٹ سروس کے جملہ ملازمین کو کنٹریکٹ پر تقرری کی تاریخ سے سروس میں ریگولر کر دیا جائے گا۔“
- (ای) ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ مسودہ قانون مقامی حکومت پنجاب 2021 کو، جیسا کہ اس میں ترمیم کی گئی ہے، منظور کیا جائے۔

2- مسودہ قانون (ترمیم) پیشہ دارانہ تحفظ و صحت پنجاب 2020 (مسودہ قانون نمبر 13 بابت 2020)

ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ مسودہ قانون (ترمیم) پیشہ دارانہ تحفظ و صحت پنجاب 2020، جیسا کہ 12 ستمبر 2022 کو اسمبلی کی جانب سے منظور کیا گیا تھا، کے حوالے سے گورنر کے پیغام کی روشنی میں، از سر نو فی الفور زیر غور لایا جائے۔

ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ مسودہ قانون (ترمیم) پیشہ دارانہ تحفظ و صحت پنجاب 2020، جیسا کہ اسمبلی کی جانب سے اصل حالت میں منظور کیا گیا تھا اور آئین کے آرٹیکل 116 (2) کے تحت گورنر کی جانب سے واپس کیا گیا تھا، گورنر کے پیغام کی روشنی میں اسمبلی کی جانب سے از سر نو زیر غور لایا جائے۔

ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ مسودہ قانون (ترمیم) پیشہ دارانہ تحفظ و صحت پنجاب 2020، جیسا کہ اسمبلی کی جانب سے اصل حالت میں منظور کیا گیا تھا کو دوبارہ منظور کیا جائے۔

2008

3- مسودہ قانون (ترمیم) سید کارپوریشن پنجاب 2022 (مسودہ قانون نمبر 9 بابت 2022)

ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ مسودہ قانون (ترمیم) سید کارپوریشن پنجاب 2022، جیسا کہ 12- ستمبر 2022 کو اسمبلی کی جانب سے منظور کیا گیا تھا، کے حوالے سے گورنر کے پیغام کی روشنی میں، از سر نو فی الفور زیر غور لایا جائے۔

ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ مسودہ قانون (ترمیم) سید کارپوریشن پنجاب 2022، جیسا کہ اسمبلی کی جانب سے اصل حالت میں منظور کیا گیا تھا اور آئین کے آرٹیکل 116(2)(ب) کے تحت گورنر کی جانب سے واپس کیا گیا تھا، گورنر کے پیغام کی روشنی میں اسمبلی کی جانب سے از سر نو زیر غور لایا جائے۔

ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ مسودہ قانون (ترمیم) سید کارپوریشن پنجاب 2022، جیسا کہ اسمبلی کی جانب سے اصل حالت میں منظور کیا گیا تھا کو دوبارہ منظور کیا جائے۔

4- مسودہ قانون (ترمیم) فیکٹریز 2022 (مسودہ قانون نمبر 10 بابت 2022)

ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ مسودہ قانون (ترمیم) فیکٹریز 2022، جیسا کہ 12 ستمبر 2022 کو اسمبلی کی جانب سے منظور کیا گیا تھا، کے حوالے سے گورنر کے پیغام کی روشنی میں، از سر نو فی الفور زیر غور لایا جائے۔

ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ مسودہ قانون (ترمیم) فیکٹریز 2022، جیسا کہ اسمبلی کی جانب سے اصل حالت میں منظور کیا گیا تھا اور آئین کے آرٹیکل 116(2)(ب) کے تحت گورنر کی جانب سے واپس کیا گیا تھا، گورنر کے پیغام کی روشنی میں اسمبلی کی جانب سے از سر نو زیر غور لایا جائے۔

ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ مسودہ قانون (ترمیم) فیکٹریز 2022، جیسا کہ اسمبلی کی جانب سے اصل حالت میں منظور کیا گیا تھا کو دوبارہ منظور کیا جائے۔

5- مسودہ قانون (ترمیم) جنگلات 2022 (مسودہ قانون نمبر 11 بابت 2022)

ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ مسودہ قانون (ترمیم) جنگلات 2022، جیسا کہ 12 ستمبر 2022 کو اسمبلی کی جانب سے منظور کیا گیا تھا، کے حوالے سے گورنر کے پیغام کی روشنی میں، از سر نو فی الفور زیر غور لایا جائے۔

2009

ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ مسودہ قانون (ترمیم) جنگلات 2022ء جیسا کہ اسمبلی کی جانب سے اصل حالت میں منظور کیا گیا تھا اور آئین کے آرٹیکل 116(2) (بی) کے تحت گورنر کی جانب سے واپس کیا گیا تھا، گورنر کے پیغام کی روشنی میں اسمبلی کی جانب سے از سر نو زیر غور لایا جائے۔

ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ مسودہ قانون (ترمیم) جنگلات 2022ء جیسا کہ اسمبلی کی جانب سے اصل حالت میں منظور کیا گیا تھا کو دوبارہ منظور کیا جائے۔

2011

صوبائی اسمبلی پنجاب

سترہویں اسمبلی کا اکتالیسواں اجلاس

بدھ، 19- اکتوبر 2022

(یوم الاربعاء، 22- ربیع الاول 1444 ھ)

صوبائی اسمبلی پنجاب کا اجلاس اسمبلی چیئرمین زلاہور میں شام 5 بج کر 47 منٹ پر

جناب سپیکر جناب محمد سبطین خان کی زیر صدارت منعقد ہوا۔

تلاوت قرآن پاک و ترجمہ قاری محمد علی نے پیش کیا۔

عوذ باللہ من الشیطن الرجیم

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

هَلْ آتَىٰ عَلَى الْإِنْسَانِ حِينٌ مِّنَ الدَّهْرِ لَمْ يَكُنْ شَيْئًا مَّا كُوِّنًا ۝
 إِنَّا خَلَقْنَا الْإِنْسَانَ مِنْ نُطْفَةٍ أَمْشَاجٍ ۖ نَّبْتَلِيهِ فَجَعَلْنَاهُ سَبِيحًا
 بَصِيرًا ۝ إِنَّا هَدَيْنَاهُ السَّبِيلَ ۖ إِمَّا شَاكِرًا ۖ وَإِمَّا كَفُورًا ۝
 إِنَّا أَعْتَدْنَا لِلْكَافِرِينَ سَلْسِلًا ۖ وَأَغْلَالًا ۖ وَسَعِيرًا ۝

سورة الدهر (آیات نمبر 1 تا 4)

بے شک انسان پر زمانے میں ایک وقت ایسا بھی آچکا ہے کہ وہ کوئی قابل ذکر چیز نہ تھا۔ ہم نے انسان کو طے جلے نطفہ سے پیدا کیا تاکہ اسے آزمائیں تو ہم نے اس کو سنا دیکھا بنایا۔ یقیناً ہم ہی نے اسے رستہ بھی دکھایا اب خواہ شکر گزار ہو خواہ نا شکر اے بے شک ہم نے کافروں کے لئے زنجیروں اور طوق اور دہکتی آگ تیار کر رکھی ہے۔

وَمَا عَلَّمْنَا الْإِنْسَانَ الْإِلْمًا ۝

نعت رسول مقبول ﷺ جناب عابد رؤف قادری نے پیش کی۔

نعت رسول مقبول ﷺ

میرا پیامبر عظیم تر ہے کمال خلاق ذات اس کی
 جمال ہستی حیات اس کی بشر نہیں عظمت بشر ہے
 شعور لایا کتاب لایا وہ حشر تک کا نصاب لایا
 دیا بھی کامل نظام اس نے اور آپ ہی انقلاب لایا
 وہ علم اور عمل کی حد بھی ازل بھی اس کا اور ابد بھی
 وہ ہر زمانے کا راہبر ہے میرا پیامبر عظیم تر ہے
 وہ شرح احکام حق تعالیٰ وہ خود ہی قانون خود حوالہ
 وہ خود ہی قرآن خود ہی قاری وہ آپ مہتاب آپ ہالہ
 وہ عکس بھی اور آئینہ بھی وہ نقطہ بھی خط بھی دائرہ بھی
 وہ خود نظارا ہے خود نظر ہے میرا پیامبر عظیم تر ہے
 بس ایک مشکیزہ ایک چٹائی ذرا سے جو ایک چارپائی
 بدن پہ کپڑے بھی واجبی سے نہ خوش لباسی نہ خوش قبائی
 یہ ہے کل کائنات جس کی گئی نہ جائیں صفات جس کی
 وہ تو سلطان بہر و بر ہے میرا پیامبر عظیم تر ہے

جناب سپیکر: جزاک اللہ۔

پوائنٹ آف آرڈر

جناب خلیل طاہر سندھو: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: اب ہم وقفہ سوالات شروع کرتے ہیں آج کے ایجنڈے پر محکمہ امداد باہمی سے متعلق سوالات پوچھے جائیں گے اور ان کے جوابات دیئے جائیں گے۔ جی سندھو صاحب!

روز معطل کر کے قانون سازی کرنے میں اپوزیشن

کو بھی شامل کرنے کا مطالبہ

جناب خلیل طاہر سندھو: جناب سپیکر! آج پھر ہم دیکھ رہے ہیں کہ آج کے ایجنڈے پر بہت زیادہ legislation رکھی گئی ہے، 93,94,95 اور Rule 234 میں لکھا گیا ہے کہ اگر کوئی بہت urgency ہو، کوئی ایمر جنسی ہو یا کوئی اس قسم کے حالات ہوں تو you can suspend rules اور پھر جناب سپیکر اجازت دیں گے کہ آپ یہ rules suspend کریں۔ میں کوئی اعتراض برائے اعتراض نہیں کرنا چاہتا لیکن ایسی legislation کو کوئی اچھی legislation سمجھا جاتا کہ جس بارے میں اپوزیشن کو شامل نہ کیا جائے یا متعلقہ کمیٹی کی میٹنگ ہی نہ بلائی جائے۔ جب چودھری پرویز الہی صاحب یہاں سپیکر کی کرسی پر براہمان تھے تو انہوں نے راجہ بشارت صاحب سے کہا تھا کہ ان دنوں COVID-19 کی وجہ سے آپ کو اجازت دے رہا ہوں لیکن جتنے Bills ہیں پہلے ان کو کمیٹیوں میں لے جائیں اور ان پر سارا process مکمل کریں اور through proper channel آئیں۔ لہذا میری آپ سے، humble submission اور میں آپ کی وساطت سے ان سے گزارش کرنا چاہتا ہوں کہ ظاہر ہے ان کی عددی اکثریت ہے اس لئے جو مرضی کریں وہ Bill پاس کر سکتے ہیں اور کریں گے لیکن کچھ تو ہمیں بتائیں اور اگر پہلے ان چیزوں کو مشتہر کر دیں یا ہمیں بتادیں تو بہت اچھی legislation ہو سکتی ہے۔ بہت شکریہ

جناب سپیکر: جی راجہ صاحب! آپ اس پر کیا کہیں گے؟

وزیر امداد باہمی، تحفظ ماحول و پارلیمانی امور (جناب محمد بشارت راجہ): جناب سپیکر! کل جب ڈپٹی سپیکر صاحب Chair کر رہے تھے تو اس وقت بھی یہ بات ہوئی تھی اور انہوں نے یہ فرمایا تھا کہ انشاء اللہ تعالیٰ آئندہ کے لئے ہم Rules of Procedure کے مطابق ہی چلیں گے۔ ابھی جو legislation آرہی ہے یہ rules کے مطابق ہے۔ خود محرک فرما رہے ہیں کہ جناب سپیکر اجازت دے سکتے ہیں تو آپ نے اجازت دی ہے اور ہم لے آئے ہیں۔ آگے بھی ہم rules suspend کرنے کی request کریں گے اور اگر آپ اجازت دیں گے تو آگے چلیں گے۔

جناب سپیکر: صحیح ہے۔

وزیر امداد باہمی، تحفظ ماحول و پارلیمانی امور (جناب محمد بشارت راجہ): جناب سپیکر! میں آپ سے عرض کرنا چاہتا ہوں کہ آپ departments کو یہ ہدایت فرمادیں کہ وہ بروقت legislation اسمبلی میں submit کریں تاکہ ہم بروقت اسے circulate کر کے آگے take up کر سکیں۔

جناب سپیکر: جی، بالکل۔

وزیر امداد باہمی، تحفظ ماحول و پارلیمانی امور (جناب محمد بشارت راجہ): انشاء اللہ we will adhere to this

جناب سپیکر: سیکرٹری اسمبلی! میری طرف سے تمام departments کو ہدایت دیں کہ وہ اپنا business in time اسمبلی میں دیا کریں تاکہ اپوزیشن کو بھی پتا ہونا چاہئے۔

سوالات

(محکمہ امداد باہمی)

نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات

جناب سپیکر: اب ہم سوالات take up کرتے ہیں، پہلا سوال نمبر 6626 محترمہ شازیہ عابد کا ہے۔۔۔ محترمہ موجود نہیں ہیں لہذا ان کا یہ سوال dispose of کیا جاتا ہے، اگلا سوال نمبر 6627 بھی محترمہ شازیہ عابد کا ہے۔۔۔ لیکن محترمہ موجود نہیں ہیں لہذا ان کا یہ سوال بھی dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال محترمہ نسرین طارق کا ہے۔ جی، محترمہ!

محترمہ نسرين طارق: جناب سپیکر! میرا سوال نمبر 6638 ہے، جو اب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔
جناب سپیکر: جی، جو اب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

واپڈ ایمپلائز کو آپریٹو ہاؤسنگ سوسائٹی ملتان میں غبن اور بے ضابطگیوں سے متعلقہ تفصیلات

*6638: محترمہ نسرين طارق: کیا وزیر امداد باہمی ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) کیا یہ درست ہے کہ کہ 2016 واپڈ ایمپلائز کو آپریٹو ہاؤسنگ سوسائٹی (WECHS)، ملتان میں غبن اور بے ضابطگیوں کا انکشاف ہوا ہے اگر ایسا ہے تو ان کی تفصیلات فراہم فرمائیں؟

(ب) مذکورہ سوسائٹی کے ذمہ داران کے خلاف حکومت نے اب تک کیا کارروائی کی ہے؟

(ج) اس سوسائٹی کے متاثرین کو اگر کوئی معاوضہ ادا کیا گیا ہے تو اس کی تفصیلات فراہم فرمائیں؟

وزیر امداد باہمی، تحفظ ماحول و پارلیمانی امور (جناب محمد بشارت راجہ):

(الف) یہ درست ہے کہ نیب ملتان نے 2016 میں مسٹر شعیب احمد خان کی شکایت پر سابق سیکرٹری واپڈ اٹاؤن ملتان، سعید احمد خان اور دیگر کے خلاف تحقیقات کیں جس میں نیب ملتان نے اس وقت کی انتظامیہ کمیٹی پر اختیارات کے ناجائز استعمال کے ذریعے 1750.66 ملین روپے کے غبن کا الزام لگایا اور نیب ملتان نے اس وقت کی انتظامیہ اور دیگر کے خلاف احتساب عدالت میں ریفرنس دائر کیا جس کے اہم نکات یہ تھے کہ انتظامیہ نے سوسائٹی قوانین کے خلاف پرووائڈرز / انویسٹرز / مالکان زمین کو کمرشل فائلین جاری کر دیں جس کا انہیں اختیار نہ تھا۔ بعد میں یہ کیس احتساب عدالت میں زیر کارروائی رہا۔

(ب) احتساب عدالت ملتان نے ذمہ داران کے خلاف دائر شدہ ریفرنس کی سماعت کی اور بالآخر نیب ملتان آفس ملزمان کے خلاف دائر شدہ الزامات کو ثابت کرنے میں ناکام رہا جس پر

معزز عدالت نے مورخہ 13.12.2019 کو ریفرنس کا فیصلہ سناتے ہوئے تمام ملزمان کو باعزت بری کر دیا یہ کہ انتظامیہ نے کوئی غیر قانونی عمل نہ کیا ہے جس سے سوسائٹی کو کوئی مالی نقصان پہنچا ہو (کورٹ فیصلہ کی کاپی ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔)

مزید یہ کہ احتساب عدالت نے سعید احمد خان (مرحوم) سابقا سیکریٹری سوسائٹی ہذا کے اثاثہ جات کو جو کہ آمدن سے زائد ثابت ہوئے اور سوسائٹی کی حدود میں پائے گئے ایسے تمام اثاثہ جات کو سوسائٹی کی ملکیت قرار دے دیا جو سوسائٹی کے قبضے میں ہیں۔

(ج) احتساب عدالت ملتان نے اپنے فیصلہ میں کسی بھی فرد کو متاثر نہ ٹھہرایا ہے اور نہ ہی سوسائٹی ہذا کو یہ ہدایات دی ہیں کہ متاثرین کو معاوضہ ادا کیا جائے۔

جناب سپیکر: جی، کوئی ضمنی سوال ہے؟

محترمہ نسرین طارق: جناب سپیکر! میرے سوال کا منسٹر صاحب نے بہت تفصیل سے جواب دیا ہے اور انہوں نے پوری وضاحت کرنے کی کوشش کی ہے لیکن میں جواب کو سمجھنے سے قاصر ہوں۔ جواب کے جز (الف) میں محکمہ نے تسلیم کیا ہے کہ واقعی بے ضابطگی ہوئی ہے اور غبن ہوا ہے جبکہ جواب کے جز (ب) میں انہوں نے اپنے جواب کی نفی کر دی ہے یعنی جواب کے پہلے جز (الف) میں acceptance ہے اور پھر جواب کے جز (ب) میں rejection ہے۔ مجھے اس جواب کی کوئی سمجھ نہیں آئی اور یہ 2016 کا case ہے۔ محترم منسٹر صاحب مجھے سمجھادیں یا پھر آپ سمجھادیں کہ میں اس کو کیا سمجھوں؟ بس مجھے یہی کہنا تھا۔

جناب سپیکر: جی، منسٹر صاحب!

وزیر امداد باہمی، تحفظ ماحول و پارلیمانی امور (جناب محمد بشارت راجہ): جناب سپیکر! پہلے محترمہ نسرین طارق صاحبہ نے فرمایا ہے کہ میں جواب سے مطمئن ہوں اور اب فرما رہی ہیں کہ میں مطمئن نہیں ہوں تو میں ان کے سوال کا جواب دے دیتا ہوں۔

جناب سپیکر! انہوں نے اپنے سوال کے جز (الف) میں یہ پوچھا ہے کہ "کیا یہ درست ہے کہ 2016 واپڈا ایپلائنڈ کو آپریٹو ہاؤسنگ سوسائٹی (WECHS)، ملتان میں غبن اور بے ضابطگیوں کا انکشاف ہوا ہے اگر ایسا ہے تو ان کی تفصیلات فراہم فرمائیں۔" اس کے جواب

میں ہم نے یہ گزارش کی ہے کہ "یہ درست ہے کہ نیب ملتان نے 2016 میں مسٹر شعیب احمد خان کی شکایت پر سابقہ سیکرٹری واپڈا ٹاؤن ملتان، سعید احمد خان اور دیگر کے خلاف تحقیقات کیں جس میں نیب ملتان نے اس وقت کی انتظامیہ کمیٹی پر اختیارات کے ناجائز استعمال کے ذریعے 1750.66 ملین روپے کے عین کا الزام لگایا اور نیب ملتان نے اس وقت کی انتظامیہ اور دیگر کے خلاف احتساب عدالت میں ریفرنس دائر کیا جس کے اہم نکات یہ تھے کہ انتظامیہ نے سوسائٹی قوانین کے خلاف پرووائڈرز / انویسٹرز / مالکان زمین کو کمرشل فائلین جاری کر دیں جس کا انہیں اختیار نہ تھا۔" بعد میں یہ کیس احتساب عدالت میں چلا گیا جو کہ اب بھی زیر سماعت ہے۔ میرے خیال میں محکمہ نے deny کہیں پر بھی نہیں کیا۔ ہم مان رہے ہیں کہ ایک شخص نے غلطی کی ہے، ہم نے اس کی نشاندہی کی ہے، ہم نے اس کی شکایت کی ہے اور اس کے خلاف کارروائی ہوئی ہے۔

جناب سپیکر: جی، ٹھیک ہے۔ اگلا سوال نمبر 6819 سید عثمان محمود کا ہے۔۔۔ وہ موجود نہیں ہیں تو ان کے سوال کو dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال نمبر 7102 جناب محمد طاہر پرویز کا ہے۔۔۔ وہ موجود نہیں ہیں لہذا ان کے سوال کو dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال نمبر 7103 بھی جناب محمد طاہر پرویز کا ہے۔۔۔ وہ موجود نہیں ہیں لہذا ان کے سوال کو dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال نمبر 7198 سیدہ زہرا نقوی کا ہے۔۔۔ وہ موجود نہیں ہیں لہذا ان کے سوال کو dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال جناب ساجد احمد خان کا ہے۔

جناب ساجد احمد خان: جناب سپیکر! میرا سوال نمبر 7213 ہے، جو اب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔
جناب سپیکر: جی، جو اب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

لاہور: رائے ونڈ گورنمنٹ آفیسر کو آپریٹو ہاؤسنگ سوسائٹی

میں ہونے والی بے ضابطگیوں سے متعلقہ تفصیلات

*7213: جناب ساجد احمد خان: کیا وزیر امداد باہمی ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) کیا گورنمنٹ آفیسرز کو آپریٹو ہاؤسنگ سوسائٹی رائے ونڈ روڈ میں ہونے والی پلاٹوں کی بندر بانٹ کے بارے میں بتائیں گے کہ موجودہ اور سابقہ انتظامیہ کمیٹی نے 94 نئے

پلاٹوں کی الاٹمنٹ 24 نئی ممبر شپس کا اجراء، 13 پلاٹوں کی تبدیلی اور 36 ممبر شپس کے اخراج کے سلسلہ میں انتظامیہ کمیٹی اور ایڈمنسٹریٹر وغیرہ کے خلاف کوئی کارروائی کی گئی؟

- (ب) کیا محکمہ کو آپریٹونے سوسائٹی میں موجود کروڑوں کی درج ذیل زمین (1) 9 کنال 12 مرلے بحریہ آرچڈ سے متصل (2) 8 کنال 18 مرلے بحریہ آرچڈ سے متصل (3) ہائر فیکٹری کے عقب میں 4 کنال 9 مرلے (4) 3 کنال 13 مرلے پانچیاں چوک کے بالکل ساتھ؟
- (ج) اجلاس عام اور رجسٹرار کو آپریٹو کی منظوری کے بغیر فروخت کرنے پر کوئی کارروائی کی؟
- (د) کیا محکمہ اس بات کا مجاز تھا کہ قبضہ مافیا کا سربراہ جو کہ قانونی کارروائی کے خوف سے امریکہ فرار ہو چکا ہے اس کو کس حیثیت میں صدر منتخب کروایا گیا جو کہ تاحال مفرد ہے؟
- (ه) کیا محکمہ کو آپریٹونے انتظامیہ کمیٹی کے الیکشن منعقد مورخہ 14 فروری 2021 میں مبینہ دھاندلیوں کے خلاف کوئی کارروائی کی گئی؟

(و) سوسائٹی عرصہ 32 سال سے ڈویلپ کیوں نہیں ہوئی؟

(ز) کیا یہ درست ہے کہ مذکورہ سوسائٹی کے دفتر میں پرائیویٹ آدمی پلاٹ کے واجبات اور ٹرانسفر فیس کی رقم وصول کر کے سوسائٹی کے دفتر سے جعلی رسیدیں جاری کر کے سوسائٹی کو کروڑوں روپے کا نقصان پہنچا رہا ہے۔

(ح) کیا یہ درست ہے کہ ایگزیکٹو ممبر کو آپریٹو کے قانون کی خلاف ورزی کرتے ہوئے پراپرٹی کا دفتر کیسے چلا رہا ہے پلاٹ خرید کر اسے دفتر میں ٹرانسفر کی بجائے open رکھ کر بورڈ آف ریونیو کو کروڑوں روپے کا نقصان پہنچایا جا رہا ہے اس کے ذمہ داران کون کون سے سرکاری ملازمین ہیں جن کی سرپرستی میں یہ خوردبرد ہو رہی ہے۔

وزیر امداد باہمی، تحفظ ماحول و پارلیمانی امور (جناب محمد بشارت راجہ)

(الف) بمطابق فیکٹ فائنڈنگ انکوائری رپورٹ ازاں ڈپٹی رجسٹرار کو آپریٹو سوسائٹی لاہور گورنمنٹ آفیسرز کو آپریٹو ہاؤسنگ سوسائٹی نے کوئی بھی نیا پلاٹ کسی ممبر کو الاٹ نہیں کیا بلکہ یہ بتانا زیادہ موزوں ہو گا کہ ابھی تک کئی ممبران کو پلاٹ نہ ہونے کی وجہ سے الاٹمنٹ نہ ہوئی ہے۔ اس سلسلہ میں مزید مطمح کیا جاتا ہے کہ کوئی نئی ممبر شپ جاری نہ

کی گئی ہے اور صرف پلاٹ ٹرانسفر ہونے پر پرانی ممبر شپ نئے ممبر کو ٹرانسفر کی گئی ہیں۔ کوئی ممبر شپ خارج نہ کی گئی ہے۔

(ب) اس سلسلہ میں فیکٹ فائنڈنگ انکوائری بذریعہ ڈپٹی رجسٹرار کو آپریٹو سائٹیز لاہور سے کروائی گئی ہے۔ بمطابق انکوائری رپورٹ سوسائٹی کی کچھ زمین موضع پاجیاں میں غیر قانونی قبضہ میں تھی جس پر گھر اور سڑکیں وغیرہ تعمیر ہو چکی تھیں۔ اس زمین کا قبضہ کبھی بھی سوسائٹی کے پاس نہ تھا۔ اس لئے انتظامیہ کمیٹی نے اس زمین کو سوسائٹی کے اجلاس عام مورخہ 21.12.2018 میں فروخت کی منظوری لی۔ اس لئے سوسائٹی نے موقع پر قابض لوگوں سے گفت و شنید کر کے زمین کو مارکیٹ ریٹ پر فروخت کیا اور رقم سوسائٹی اکاؤنٹ میں بذریعہ پے آرڈر جمع ہوئی۔ یہ زمین سوسائٹی کے منظور شدہ نقشہ سے باہر تھی۔ اس زمین کی مجوزہ فروخت سوسائٹی کی سالانہ مجلس عامہ، جو کہ سوسائٹی کی اعلیٰ ترین اتھارٹی ہے، کی اجازت سے عمل میں لائی گئی جس کی بعد ازاں منظوری ڈپٹی رجسٹرار لاہور نے دی۔

(ج) سوسائٹی ہذا کا الیکشن مورخہ 14.02.2021 کو مروجہ قوانین اور ضوابط کے تحت انجام پایا جس میں ندیم اکرام ورک نے بطور امیدوار برائے صدر سوسائٹی بعد از اجازت رجسٹرار کو آپریٹو حصہ لیا۔ جو کہ کاغذات نامزدگی جمع کرواتے وقت ملک میں موجود نہ تھا (د) مذکورہ امیدوار نے اپنے کاغذات نامزدگی بذریعہ سپیشل پاور آف اتارنی جمع کروائے اور بعد ازاں بلا مقابلہ سوسائٹی کا صدر منتخب ہوا۔ اس سلسلہ میں معاملہ لاہور ہائی کورٹ لاہور میں رٹ پٹیشن نمبر 081192/2021 زیر سماعت ہے۔

(د) اس سلسلہ میں فیکٹ فائنڈنگ انکوائری بذریعہ ڈپٹی رجسٹرار کو آپریٹو سائٹیز لاہور سے کروائی گئی ہے۔ مزید برآں محکمہ انسداد بدعنوانی بھی اس معاملہ میں انکوائری کر چکا ہے۔ دونوں انکوائریز کے مطابق الیکشن منعقدہ 14.02.2021 بمطابق قوانین و ضوابط انجام پائے جس میں کسی قسم کی دھاندلی وغیرہ نہ ہوئی ہے۔

(و) سوسائٹی کی بانی انتظامیہ نے سوسائٹی فنڈز میں خورد برد کی۔ یہ بات سوسائٹی کی آڈٹ رپورٹ 30.06.1990 میں ثابت ہوئی جس پر ذمہ دار انتظامیہ کمیٹی کے خلاف شوکاز

نوٹس محکمہ کو آپریٹو نے جاری کیا اور نتیجے میں قصور وار انتظامیہ کمیٹی کے خلاف 131.323 ملین کار ایوارڈ مورخہ 17.11.2007 کو جاری ہوا۔ اس فیصلے کے خلاف اپیل لاہور ہائی کورٹ لاہور تک فائل ہو چکی ہے اور اس وقت کیس سپریم کورٹ آف پاکستان میں زیر سماعت ہے۔ محکمہ کو آپریٹو نے قصور وار انتظامیہ کمیٹی کو ریکوری کا نوٹس جاری کیا ہوا ہے اس طرح سوسائٹی کو روز اول سے ہی مالی وسائل کی بابت دشواری پیش رہی ہے۔ مذکورہ سوسائٹی کی موجودہ انتظامیہ کمیٹی کا موقف ہے کہ سوسائٹی ممبران کی اکثریت نے ابھی تک اپنے مکمل واجبات ادا نہیں کئے جس کی وجہ سے ڈویلپمنٹ کا کام سست روی کا شکار ہے۔ مگر اس کے باوجود سڑکیں، سیوریج، ہاؤنڈری وال، پارکس، سوسائٹی گیٹس اور پانی کی سپلائی کے لئے تین عدد ڈیوب ویلز کا کام تقریباً مکمل ہو چکا ہے۔ بلاک اے اور بی میں ممبران کو بجلی بذریعہ عارضی کنکشن دی جا رہی ہے جب کہ بجلی کی مستقل منظوری کے لئے لیکو کو ڈیمانڈ نوٹس کی درخواست دی جا چکی ہے۔

(ز) سوسائٹی ہذا میں تمام کام سوسائٹی ملازمین کرتے ہیں اور زیادہ تر رقم بذریعہ چیک / پے آرڈر وصول کی جاتی ہے۔ انجمن کی انتظامیہ کمیٹی کا موقف ہے کہ اگر کبھی کوئی ممبر کسی وجہ سے چیک / پے آرڈر نہ دے سکے تو اس کے واجبات جمع کرنے کے بعد اس کو باقاعدہ رسید جاری کی جاتی ہے اور سوسائٹی کی کیش بک میں اندراج کیا جاتا ہے۔ سوسائٹی میں جعلی رسیدات جاری کئے جانے بابت محکمہ کو آپریٹو کو کبھی کوئی شکایت موصول نہ ہوئی ہے۔ اس ضمن میں اگر مستقبل میں کوئی شکایت موصول ہوتی ہے تو اس پر فی الفور قانون کے مطابق کارروائی عمل میں لائی جائے گی۔

(ح) سوسائٹی میں کسی کو بھی فائل اوپن رکھنے کی اجازت نہ ہے۔ سوسائٹی میں ٹرانسفر کا ایک مروجہ طریق کار موجود ہے جس کے مطابق ممبران کو پلاسٹک کی ٹرانسفر کی جاتی ہے۔ پلاسٹک فروخت کرنے کے متنبی ممبران ٹرانسفر سے قبل سوسائٹی واجبات اور گورنمنٹ کے ٹیکسز جمع کرواتے ہیں۔ یہاں اس امر کا ذکر کرنا ضروری ہے کہ محکمہ کو آپریٹو کے ملازمین کا پلاسٹک ٹرانسفر کے حوالے سے براہ راست کوئی عمل دخل نہ ہے۔ پلاسٹک ٹرانسفر کا سارا عمل سوسائٹی کے دفتر میں سرانجام پاتا ہے۔ اس سلسلے میں اگر کوئی شکایت ہو

تومتاثرہ فرد کو آپریٹو سوسائٹی ایکٹ 1925ء کی دفعہ 54 اور 44 ایف کے تحت رجسٹرار کو آپریٹوز کو درخواست دے سکتا ہے۔

جناب سپیکر: جی، کوئی ضمنی سوال ہے؟

جناب ساجد احمد خان: جناب سپیکر! میں جواب سے مطمئن ہوں اس لئے کوئی ضمنی سوال نہیں کرنا چاہتا۔

جناب سپیکر: جی، بہت شکریہ۔ اگلا سوال محترمہ عائشہ اقبال کا ہے۔

محترمہ عائشہ اقبال: جناب سپیکر! میرا سوال نمبر 7394 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔
جناب سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

لاہور این ایف سی Phase II کو آپریٹو ہاؤسنگ سوسائٹی کی تعمیر

کے التواء کا شکار ہونے سے متعلقہ تفصیلات

*7394: محترمہ عائشہ اقبال: کیا وزیر امداد باہمی ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) کیا یہ درست ہے کہ لاہور میں موجود NFC Housing Society (NFCHS)

Phase II Employees Cooperative کی تعمیر التواء کا شکار ہے اس ہاؤسنگ

سوسائٹی سے متعلقہ تفصیلات پیش کی جائیں؟

(ب) کیا یہ درست ہے کہ مذکورہ بالا ہاؤسنگ سوسائٹی میں ڈویلپمنٹ چارجز ادا کرنے کے باوجود

گھروں کی تعمیر کا آغاز نہیں ہو سکا اگر ہاں تو وجوہات سے آگاہ فرمائیں؟

(ج) کیا یہ درست ہے کہ مذکورہ بالا ہاؤسنگ سوسائٹی میں بنیادی سہولیات بجلی، پانی اور گیس

وغیرہ کی فراہمی کو یقینی نہیں بنایا جا سکا؟

وزیر امداد باہمی، تحفظ ماحول و پارلیمانی امور (جناب محمد بشارت راجہ)

(الف) این ایف سی ایچپلائز کو آپریٹو ہاؤسنگ سوسائٹی فیئر-II کی ڈویلپمنٹ کا کام شروع ہے۔

یہ درست ہے کہ ڈویلپمنٹ کا کام سر دست التواء کا شکار ہے جس کی بنیادی وجوہات درج

ذیل ہے۔

فیز-II کے ممبران کی اکثریت نے اپنی Land Cost اور Development charges کی اقساط مقررہ وقت پر ادا نہ کی ہیں۔ 2017 میں سوسائٹی نے سول ورک (واٹر سپلائی، سیوریج، اوور ہیڈ واٹر ٹینک اور روڈز) کی ڈویلپمنٹ کے کام کا ٹھیکہ نومبر 2017 میں دیا جو کہ تکمیل کے قریب تھا کہ ممبران کے درمیان مختلف موضوعات پر باہمی مقدمہ بازی کی وجہ سے اگست 2019 میں رک گیا۔ اس وقت تک سول ورک کا تقریباً 85 فیصد کے درمیان کام مکمل ہو چکا تھا۔ مئی 2020 میں انتظامیہ کمیٹی کی مدت ختم ہو گئی تھی اور کوآپریٹو انفران پر مشتمل نگران کمیٹی کو تعینات کیا گیا جس کے اختیارات صرف روزمرہ معاملات تک محدود ہوتے ہیں جس کی وجہ سے ڈویلپمنٹ ممکن نہ ہو سکی حال ہی میں محکمہ صحت پنجاب کی طرف سے الیکشن کی اجازت دے دی گئی ہے اور اس پر عملدرآمد شروع کر دیا گیا ہے۔ جس کے نتیجے میں منتخب شدہ انتظامیہ کمیٹی ترقیاتی کام شروع کر سکے گی۔

(ب) یہ درست نہیں ہے کہ سوسائٹی میں تعمیرات کا کام شروع نہیں ہو سکا۔ 100 سے زائد ممبران نے اپنے پلاٹوں پر قبضہ حاصل کر لیا ہے اور وہ نقشہ جات کی منظوری کے مراحل سے گزر رہے ہیں۔ دو ممبران نے تعمیر کا کام ابتدائی طور پر شروع کر دیا ہے۔ باقی تفصیل جز (الف) میں بیان کی گئی ہے۔

(ج) سوسائٹی میں پانی، سیوریج اور سڑکوں کی سہولت میسر ہے البتہ منتخب انتظامیہ کمیٹی نہ ہونے کی وجہ سے یہ کام آگے نہ بڑھ سکا ہے۔ سوئی ناردرن گیس پائپ لائنز کو ادائیگی کر دی گئی ہے اور اسے کہا گیا ہے کہ وہ سوئی گیس کی سپلائی کے کام کو جلد از جلد شروع کر کے مکمل کریں۔ الیکشن کے نتیجے میں منتخب شدہ انتظامیہ کمیٹی ان سہولیات کو مزید آگے بڑھا سکے گی۔

جناب سپیکر: جی، کوئی ضمنی سوال ہے؟

محترمہ عائشہ اقبال: جناب سپیکر! میں جواب سے مطمئن ہوں۔ بہت شکریہ

جناب سپیکر: جی، بہت شکریہ۔ اگلا سوال نمبر 7597 جناب محمد معظم شیر کا ہے۔۔۔ وہ موجود نہیں ہیں لہذا ان کے سوال کو dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال محترمہ عائشہ اقبال کا ہے۔
 محترمہ عائشہ اقبال: جناب سپیکر! میرا سوال نمبر 8218 ہے، جو اب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔
 جناب سپیکر: جی، جو اب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

کوآپریٹو ہاؤسنگ سوسائٹیز کی چیکنگ کے عمل اور شکایت کے

اندراج کے طریق کار سے متعلقہ تفصیلات

*8218: محترمہ عائشہ اقبال: کیا وزیر امداد باہمی ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

- (الف) حکومت کی جانب سے Cooperative Housing Societies (CHSs) پر Check and Balance کے عمل کو کیسے یقینی بنایا جاتا ہے، تفصیلات سے آگاہ فرمائیں؟
 (ب) کسی مخصوص Cooperative Housing Society کے خلاف شکایت کے اندراج کا کیا طریق کار ہے نیز شکایت کے ازالے کے لئے The Cooperative Societies Act, 1925 کے تحت کیا کارروائی عمل میں لائی جاتی ہے؟
 (ج) سال 2018 سے اب تک کتنی ہاؤسنگ سوسائٹیز کے خلاف شکایات موصول ہوئیں ان کے خلاف کیا کارروائی عمل میں لائی گئی، مکمل تفصیلات سے آگاہ فرمائیں؟

وزیر امداد باہمی، تحفظ ماحول و پارلیمانی امور (جناب محمد بشارت راجہ)

- (الف) کوآپریٹو ہاؤسنگ سوسائٹیز کو ریگولیٹ کرنے کے لئے کوآپریٹو سوسائٹیز ایکٹ 1925 اور کوآپریٹو رولز 1927 میں تفصیلی طریق کار دیا گیا ہے۔ اس ضمن میں کوآپریٹو سوسائٹیز پر چیک اینڈ بیلنس کی بابت مندرجہ ذیل سیکشن موجود ہیں۔ 2, 13, 212, 44-C, 44-A, 44-D حکومت محکمہ امداد باہمی کے مجاز افسران کے ذریعے امداد باہمی ایکٹ 1925 اور امداد باہمی قواعد و ضوابط 1927 اور انجمن ہائے کے رجسٹرڈ ہائیلاز کی روشنی میں بطور ریگولیٹر تمام انجمن ہائے کے امور کی نگرانی کرتی ہے۔ حکومتی پالیسیوں پر عملدرآمد اور ان سوسائٹیز کے ممبران کی شکایات کے ازالے کے لئے مذکورہ بالا قوانین کی روشنی میں

کارروائی عمل میں لائی جاتی ہے۔ محکمہ کو آپریٹو قوانین کی خلاف ورزی کی صورت میں انتظامیہ کمیٹی کے خلاف فی الفور کارروائی کرتا ہے۔

- (ب) اگر کسی بھی ممبر کو کو آپریٹو ہاؤسنگ سوسائٹی کی انتظامیہ کمیٹی کے خلاف کوئی شکایت ہے تو اپنے حق کی دادرسی کے لئے سیکشن 54 کی عرضی متعلقہ رجسٹرار کو آپریٹو کے پاس دائر کر سکتا ہے جس پر تمام فریقین کو سن کر قانون کے مطابق فیصلہ کیا جاتا ہے۔ مزید برآں، عمومی شکایات پر ایکشن لیا جاتا ہے اور ممبران کے مسائل حل کرنے کی پوری سعی کی جاتی ہے۔
- (ج) سال 2018 سے اب تک ضلع لاہور میں سیکشن 54 کے تحت 648 کیسز کا اندراج ہوا جس میں 409 کیسز حل کر دیئے گئے ہیں اور 239 کیسز زیر التواء ہیں۔ المختصر یہ کہ متاثرہ فریق امداد باہمی ایکٹ کی دفعہ 54 کے تحت متعلقہ رجسٹرار کے پاس عرضی دائر کرتا ہے۔ فریقین کو سماعت کا موقع فراہم کرنے کے بعد قانون کے مطابق ان کیسز کا فیصلہ کیا جاتا ہے۔

جناب سپیکر: جی، کوئی ضمنی سوال ہے؟

محترمہ عائشہ اقبال: جناب سپیکر! میں جواب سے مطمئن ہوں۔ بہت شکریہ

جناب سپیکر: جی، بہت مہربانی۔ اگلا سوال نمبر 8503 جناب محمد ارشد ملک کا ہے۔۔۔ وہ موجود نہیں ہیں لہذا ان کے سوال کو dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال نمبر 8507 چودھری اختر علی کا ہے۔۔۔ وہ موجود نہیں ہیں لہذا ان کے سوال کو dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال نمبر 8508 جناب محمد نواز چوہان کا ہے۔۔۔ وہ موجود نہیں ہیں تو ان کے سوال کو dispose of کیا جاتا ہے۔ آج کے سوالات ختم ہو گئے ہیں اور وقفہ سوالات بھی ختم ہوتا ہے۔

نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات

(جو ایوان کی میز پر رکھے گئے)

راجن پور: کو آپریٹو بینک برانچ کی تعداد، ملازمین اور خالی اسامیوں سے متعلقہ تفصیلات

*6626: محترمہ شازیہ عابد: کیا وزیر امداد باہمی ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

- (الف) ضلع راجن پور میں کوآپریٹو بینک کی کتنی برانچ کس کس شہر میں ہیں؟
- (ب) ان میں کتنے ملازمین کام کر رہے ہیں کتنی اسامیاں خالی اور کتنی پر ہیں؟
- (ج) ان برانچز میں سال 19-2018 اور 20-2019 کے دوران کن کن سکیموں کے لئے کتنی رقم بطور قرض فراہم کی گئی؟
- (د) ان برانچ کے ڈیفالٹرز کی تعداد اور رقم کے بارے تفصیل دی جائے؟
- (ہ) ڈیفالٹرز سے رقم کی وصولی کے لئے کیا اقدامات اٹھائے جا رہے ہیں؟
- وزیر امداد باہمی، تحفظ ماحول و پارلیمانی امور (جناب محمد بشارت راجہ):
- (الف) ضلع راجن پور میں کوآپریٹو بینک کی درج ذیل کل پانچ برانچز ہیں جو کہ درج ذیل شہروں میں واقع ہیں۔

- 1- دی پنجاب پراونشل کوآپریٹو بینک لمیٹڈ، راجن پور۔
- 2- دی پنجاب پراونشل کوآپریٹو بینک لمیٹڈ، جام پور۔
- 3- دی پنجاب پراونشل کوآپریٹو بینک لمیٹڈ، فاضل پور۔
- 4- دی پنجاب پراونشل کوآپریٹو بینک لمیٹڈ، مٹھن کوٹ۔
- 5- دی پنجاب پراونشل کوآپریٹو بینک لمیٹڈ، روہان۔

(ب) ان برانچز میں کام کرنے والے ملازمین کی تعداد 40 ہے جبکہ ضلع راجن پور کی برانچز میں 18 اسامیاں خالی ہیں۔

- (ج) ان برانچز سے 19-2018 اور 20-2019 کے دوران جن سکیموں کے لئے رقم بطور قرض فراہم کی گئی اس کی تفصیل تتمہ (ج) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔
- (د) سال 19-2018 اور 20-2019 کے دوران ضلع راجن پور کی برانچز کے ڈیفالٹرز کی تعداد 114 جبکہ ان کے ذمہ واجب الوصول رقم مبلغ 4 کروڑ 17 لاکھ 86 ہزار 230 روپے ہے جس کی تفصیل تتمہ (د) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔
- (ہ) ان برانچز میں قرضہ کے ڈیفالٹرز سے رقم کی وصولی کے لئے درج ذیل اقدامات اٹھائے جا رہے ہیں۔

بنک ڈیفالٹرز کو ریکوری کے لئے نوٹس بھیجتا ہے اور نادہندگان / ڈیفالٹرز سے ریکوری نہ آنے کی صورت میں بینک نیجران سے ریکوری کے لئے متعلقہ تحصیل کے اسسٹنٹ رجسٹرار کو آپریٹو سوسائٹیز کی عدالت میں کوآپریٹو سوسائٹیز ایکٹ 1925 کے سیکشن 54 کے تحت ریکوری کیس دائر کرتا ہے۔ بینک کے حق میں فیصلہ آنے کی صورت میں بینک کو آپریٹو سوسائٹیز ایکٹ 1925 کے سیکشن 59 کے تحت اجراء کی کارروائی کے لئے اسسٹنٹ رجسٹرار کو آپریٹو سوسائٹیز کو درخواست دیتا ہے اسسٹنٹ رجسٹرار کو آپریٹو سوسائٹیز قانونی تقاضے پورے کرنے کے بعد ریکوری کی کارروائی کرتا ہے اس طرح غیر فعال شدہ قرضہ جات کی وصولی کی جاتی ہے تاکہ پھنسے ہوئے قرضہ جات کو وصول کر کے ان سے بینک کی ترقی کے کاموں میں سرمایہ کاری کی جائے۔ عملہ بینک اور کوآپریٹو سٹاف قرضوں کی وصولی کے لئے کوشش کر رہا ہے تاکہ نادہندگان سے جلد وصولی ہو سکے۔ علاوہ ازیں بینک ہڈانے ریکوری کو مزید بہتر بنانے اور ڈیفالٹرز کی سہولت کے لئے ریکوری پیکیج 19-2018 شروع کر رکھا ہے جس سے مورخہ 31.12.2012 تک کے ڈیفالٹرز جو کہ NPL میں رپورٹ ہو چکے ہیں فائدہ اٹھا سکتے ہیں اور جس کی میعاد مورخہ 30.06.2021 تک ہے۔

راجن پور: محکمہ امداد باہمی کے ملازمین، اخراجات اور کوآپریٹو ہاؤسنگ سوسائٹیز

کی تعداد مع رقبہ سے متعلقہ تفصیلات

* 6627: محترمہ شازیہ عابد: کیا وزیر امداد باہمی ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) ضلع راجن پور میں محکمہ امداد باہمی کے کتنے ملازمین کام کر رہے ہیں اور اس ضلع میں

محکمہ کے کتنے دفاتر کہاں کہاں ہیں؟

(ب) ان کے اخراجات مالی سال 19-2018 اور 20-2019 کے بتائیں؟

(ج) مذکورہ ضلع میں کتنی کوآپریٹو ہاؤسنگ سوسائٹیاں ہیں ہر سوسائٹی کا رقبہ کتنا کتنا ہے اور

پلاٹ کتنے کتنے مرلہ کے ہیں؟

(د) ان سوسائٹی کو چیک کرنے کا اختیار کس کس آفیسر / ملازم کے پاس ہے؟

(ہ) کس کس سوسائٹی کے خلاف پلاٹوں کی خوردبرد کی بناء پر کارروائی ہو رہی ہے؟

(و) کس کس پلاٹ کی غلط الاٹمنٹ کے کیس کہاں کہاں چل رہے ہیں؟

وزیر امداد باہمی، تحفظ ماحول و پارلیمانی امور (جناب محمد بشارت راجہ):

(الف) ضلع راجن پور میں کل ملازمین کی تعداد (منظور شدہ اسامیاں) 48 ہے۔ ضلع راجن پور

میں کام کرنے والے ملازمین کی تعداد ورکنگ 34 ہے۔ تعداد خالی اسامیاں 14 ہے۔

دفتر کی تعداد 4 ہے جن کی تفصیل درج ذیل ہے:

1- دفتر سرکل رجسٹرار کوآپریٹو سوسائٹیز راجن پور، (ڈپٹی کمشنر کمپلیکس) راجن پور۔

2- دفتر اسسٹنٹ رجسٹرار کوآپریٹو سوسائٹیز جام پور، نزد کلینک ڈاکٹر کیپٹن عبدالکریم

تخصیص جام پور۔

3- دفتر انسپکٹر کوآپریٹو سوسائٹیز فاضل پور، شاہ پور روڈ فاضل پور

4- دفتر انسپکٹر کوآپریٹو سوسائٹیز روہان، نزد سٹی پولیس سٹیشن روہان

(ب) اخراجات مالی سال 2018-19 مبلغ - / 13054921 روپے۔

اخراجات مالی سال 2019-20 مبلغ - / 7993448 روپے

(ج) ضلع راجن پور میں کوئی کوآپریٹو ہاؤسنگ رجسٹرڈ نہ ہے۔

(د) ضلع میں ایسی سوسائٹیز کا وجود ہی نہیں ہے۔

(ہ) نہ ہی کوئی ہاؤسنگ سوسائٹی ہے اور نہ ہی ایسی کارروائی کی ضرورت پڑتی ہے۔

(و) ضلع راجن پور میں کوئی کوآپریٹو ہاؤسنگ رجسٹرڈ نہ ہے اور نہ ہی کسی پلاٹ کی الاٹمنٹ کی گئی ہے۔

رجیم یار خان کے کوآپریٹو بینکوں سے قرض کی فراہمی، ڈیفالٹر کے

نام و پتاجات سے متعلقہ تفصیلات

*6819: سید عثمان محمود: کیا وزیر امداد باہمی ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) ضلع رجیم یار خان کے کوآپریٹو بینکوں سے سال 2018 تا 2020 کتنی رقم کن کن

سکیموں پر بطور قرض فراہم کی گئی؟

(ب) ان برانچز میں ڈیفالٹرز کی تعداد اور رقم بارے آگاہ کیا جائے؟

(ج) 50 لاکھ روپے سے زائد رقم کے ڈیفالٹرز کے نام و پتاجات اور رقم کی تفصیل بارے آگاہ کیا جائے؟

(د) ڈیفالٹرز سے رقم کی وصولی بارے کیا اقدامات اٹھائے گئے ہیں تفصیلاً آگاہ کیا جائے؟

وزیر امداد باہمی، تحفظ ماحول و پارلیمانی امور (جناب محمد بشارت راجہ):

(الف) ضلع رحیم یار خان کے کوآپریٹو بنکوں سے سال 2018 میں مبلغ 46 کروڑ 32 لاکھ 57 ہزار 579 روپے اور سال 2020 میں مبلغ 33 کروڑ 27 لاکھ 29 ہزار 46 روپے مختلف سیکیموں پر بطور قرض فراہم کئے گئے۔ جس کی تفصیل تتمہ (الف) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) ضلع رحیم یار خان کی برانچز میں ڈیفالٹرز کی تعداد 617 ہے۔ جبکہ ان کے ذمہ واجب الوصول رقم مبلغ 29 کروڑ 61 لاکھ 87 ہزار 94 روپے ہے۔ جس کی تفصیل تتمہ "ب" ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ج) ضلع رحیم یار خان کی برانچز میں پچاس لاکھ روپے کا کوئی ڈیفالٹر نہیں ہے اور نہ ہی پچاس لاکھ روپے کا قرضہ جاری ہوا ہے۔

(د) ان برانچز میں قرضہ کے ڈیفالٹرز سے رقم کی وصولی کے لئے درج ذیل اقدامات اٹھائے جا رہے ہیں۔

بنک ڈیفالٹرز کو ریکوری کے لئے نوٹس بھیجتا ہے اور نادر ہند گان / ڈیفالٹرز سے ریکوری نہ آنے کی صورت میں بینک منیجر ان سے ریکوری کے لئے متعلقہ تحصیل کے اسسٹنٹ رجسٹرار کو آپریٹو سوسائٹیز کی عدالت میں کوآپریٹو سوسائٹیز ایکٹ 1925 کے سیکشن 54 کے تحت ریکوری کیس دائر کرتا ہے۔ بینک کے حق میں فیصلہ آنے کی صورت میں بینک کو آپریٹو سوسائٹیز ایکٹ 1925 کے سیکشن 59 کے تحت اجراء کی کارروائی کے لئے اسسٹنٹ رجسٹرار کو آپریٹو سوسائٹیز کو درخواست دیتا ہے اسسٹنٹ رجسٹرار کو آپریٹو سوسائٹیز قانونی تقاضے پورے کرنے کے بعد ریکوری کی کارروائی کرتا ہے اس طرح غیر فعال شدہ قرضہ جات کی وصولی کی جاتی ہے تاکہ پھنسے ہوئے قرضہ جات کو وصول کر کے ان سے بینک کی ترقی کے کاموں میں سرمایہ کاری کی جائے۔ عملہ بینک اور کوآپریٹو

سٹاف قرضوں کی وصولی کے لئے کوشش کر رہا ہے تاکہ نادہندگان سے جلد وصولی ہو سکے۔ علاوہ ازیں بینک ہڈانے ریکوری کو مزید بہتر بنانے اور ڈیفالٹرز کی سہولت کے لئے ریکوری پیکیج 19-2018 شروع کر رکھا ہے جس سے مورخہ 31.12.2012 تک کے ڈیفالٹرز جو کہ NPL میں رپورٹ ہو چکے ہیں فائدہ اٹھا سکتے ہیں اور جس کی میعاد مورخہ 30.06.2021 تک ہے۔

لاہور کی حدود میں کوآپریٹو سوسائٹی بنانے اور این اوسی کے اجراء سے متعلقہ تفصیلات

*7102: جناب محمد طاہر پرویز: کیا وزیر امداد باہمی ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

- (الف) ضلع لاہور کی حدود میں کوآپریٹو سوسائٹیز بنانے کے لئے کم از کم کتنا رقبہ مقرر کیا گیا ہے؟
- (ب) ضلع لاہور کی حدود میں کوآپریٹو سوسائٹیز بنانے کے لئے اس کا NOC کون سی اتھارٹی دیتی ہے؟
- (ج) ضلع لاہور کی حدود میں کوآپریٹو سوسائٹیز بنانے کے لئے ڈویلپمنٹ کا کیا طریق کار وضع کیا گیا ہے؟
- (د) ضلع لاہور کی حدود میں کوآپریٹو سوسائٹیز میں پلاٹ حاصل کرنے کا کیا طریق کار رکھا گیا ہے نیز اس کے لئے کتنی قسط مقرر کی جاتی ہے اور بقایا رقم کتنی قسطوں میں ادا کی جاتی ہے مکمل تفصیل سے آگاہ فرمائیں؟
- (ہ) ضلع لاہور کی حدود میں کوآپریٹو سوسائٹیز میں پلاٹ خریدنے کے لئے کون کون سی شرائط رکھی جاتی ہیں نیز ان شرائط کے پورا نہ ہونے کی صورت میں پارٹی کو کیا نقصان اٹھانا پڑتا ہے اور سوسائٹیز کو اس میں کتنا فائدہ حاصل ہوتا ہے مکمل تفصیل فراہم کی جائے؟
- (و) ضلع لاہور کی حدود میں بنائی جانے والی کوآپریٹو سوسائٹیز میں "پہلے آئیے پہلے پائیے" کی بنیاد پر پارٹی کو کیا فوائد حاصل ہوتے ہیں اور سوسائٹیز اس سے کیا فائدہ اٹھاتی ہے وضاحت سے بیان فرمائیں؟

وزیر امداد باہمی، تحفظ ماحول و پارلیمانی امور (جناب محمد بشارت راجہ):

(الف) کوآپریٹو ڈیولپمنٹ کی طرف سے رقبہ کی کوئی حد مقرر نہ ہے۔

- (ب) کوئی بھی نئی کوآپریٹو سوسائٹیز بنانے کے لئے NOC جاری کرنے کے لئے اختیارات جناب رجسٹرار کوآپریٹو سوسائٹیز پنجاب لاہور کے پاس ہے تاہم حکومت پنجاب نے کوآپریٹو ہاؤسنگ سوسائٹیز کی رجسٹریشن پر پابندی لگا رکھی ہے
- (ج) کسی بھی کوآپریٹو سوسائٹیز کے ممبران خفیہ رائے دہی سے انتظامیہ کمیٹی مقرر کرتے ہیں جو کہ سوسائٹی کو بذریعہ رجسٹرڈ بائی لاز کے تحت معاملات کو چلاتی ہے اور سوسائٹی کا کوئی بھی بڑا کام جیسا کہ ڈویلپمنٹ سرانجام دینے کے لئے سالانہ اجلاس عام میں منظور لی جاتی ہے۔
- (د) پلاٹ حاصل کرنے اور اس کی قسط مقرر کرنے کے اختیارات رجسٹرڈ بائی لاز کے تحت انتظامیہ کمیٹی کے پاس ہوتے ہیں جو سالانہ اجلاس عام سے اس کی منظوری لیتے ہیں۔
- (ہ) اس تمام کے اختیارات رجسٹرڈ بائی لاز کے تحت انتظامیہ کمیٹی کے پاس ہوتے ہیں۔ شرائط پوری نہ ہونے کی صورت میں جس پارٹی کو نقصان ہوتا ہے وہ محکمہ کوآپریٹو سے رجوع کرتی ہے جس کو کوآپریٹو ایکٹ 1925 کے تحت قانونی طور پر ان کا فیصلہ کیا جاتا ہے اور نقصان اور فائدہ کا تعین کیا جاتا ہے۔
- (و) کوآپریٹو ہاؤسنگ سوسائٹیز اپنی مدد آپ کے تحت کام کرتی ہیں لہذا اس میں کسی پارٹی کو پہلے یا بعد میں آنے سے کوئی فائدہ یا نقصان نہ ہوتا ہے۔

ضلع لاہور میں رجسٹرڈ اور غیر رجسٹرڈ کوآپریٹو سوسائٹیوں

کی تعداد سے متعلقہ تفصیلات

*7103: جناب محمد طاہر پرویز: کیا وزیر امداد باہمی ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

- (الف) ضلع لاہور کی حدود میں کل کتنی کوآپریٹو سوسائٹیز ہیں نیز یہ کوآپریٹو سوسائٹیز کہاں کہاں اور کن کن علاقوں میں موجود ہیں مکمل تفصیل فراہم کی جائے؟
- (ب) ضلع لاہور میں موجود کوآپریٹو سوسائٹیز میں کل کتنی غیر رجسٹرڈ اور کتنی رجسٹرڈ ہیں الگ الگ مکمل تفصیل سے آگاہ فرمائیں؟

- (ج) کیا یہ درست ہے کہ ضلع لاہور کی حدود میں بے شمار ایسی کوآپریٹو سوسائٹیز جو غیر رجسٹرڈ ہیں اور وہ عوام الناس کو رجسٹرڈ کے نام پر دھوکہ دے کر انہیں سرعام فروخت کر رہے ہیں اور پوچھنے والا کوئی نہیں اس کی وجوہات بیان کی جائیں؟
- (د) کیا یہ بھی درست ہے کہ غیر رجسٹرڈ کوآپریٹو سوسائٹیز سوشل میڈیا، الیکٹرانک میڈیا اور پرنٹ میڈیا کے ذریعے پرکشش اشتہار دے کر عوام الناس کو رجسٹرڈ سوسائٹیز کے نام سے دھوکہ دے رہے ہیں اور ان سے اس طرح لاکھوں روپے بٹور رہے ہیں؟
- (ہ) کیا یہ بات حکومت کے علم میں ہے کہ ضلع لاہور کی حدود میں بے شمار غیر رجسٹرڈ کوآپریٹو سوسائٹیز بن رہی ہیں اور عوام سے کھلے عام لاکھوں روپے بٹور رہے ہیں مگر اس کے خلاف کوئی کارروائی عمل میں نہیں لائی جا رہی اس کی وجوہات بیان فرمائیں؟
- (و) کیا حکومت ان غیر رجسٹرڈ کوآپریٹو سوسائٹیز کے خلاف کارروائی کرنے کا ارادہ رکھتی ہے تو کب تک اگر نہیں تو کیوں وجوہات بیان کی جائیں؟

وزیر امداد باہمی، تحفظ ماحول و پارلیمانی امور (جناب محمد بشارت راجہ):

(الف) ضلع لاہور میں مختلف اقسام کی سوسائٹیز موجود ہیں جن کی تفصیل مندرجہ ذیل ہے۔

| | |
|-----|-----------------------------------|
| 19 | 1- انڈسٹریل سوسائٹی برائے خواتین: |
| 28 | 2- تھرفٹ سوسائٹیز برائے خواتین: |
| 381 | 3- کریڈٹ سوسائٹیز برائے خواتین۔ |
| 65 | 4- انڈسٹریل سوسائٹیز۔ |
| 286 | 5- ایگریکلچرل کریڈٹ سوسائٹیز |
| 107 | 6- ہاؤسنگ سوسائٹیز |
| 886 | ٹوٹل۔ |

- (ب) چونکہ کوآپریٹو ڈیپارٹمنٹ صرف ان ہاؤسنگ سوسائٹیز کی نگرانی کرتا ہے جو کوآپریٹو ایکٹ 1925 اور کوآپریٹو رولز 1927 کے تحت رجسٹرڈ شدہ ہیں۔ دیگر ہاؤسنگ سوسائٹیز کو آپریٹو ڈیپارٹمنٹ کے دائرہ اختیار میں نہ آتی ہیں۔

(ج) چونکہ کوآپریٹو ڈیپارٹمنٹ ان سوسائٹیز کی رجسٹریشن نہیں کرتا اس لئے ان کے خلاف ایکشن لینے کا مجاز نہ ہے۔

(د) چونکہ کوآپریٹو ڈیپارٹمنٹ صرف ان ہاؤسنگ سوسائٹیز کی نگرانی کرتا ہے جو کوآپریٹو ایکٹ 1925 اور کوآپریٹو رولز 1927 کے تحت رجسٹرڈ شدہ ہیں۔ دیگر ہاؤسنگ سوسائٹیز کوآپریٹو ڈیپارٹمنٹ کے دائرہ اختیار میں نہ آتی ہیں۔

(ہ) ایضاً

(و) ایضاً

کوآپریٹو بینک کے صدر کا عہدہ خالی ہونے سے متعلقہ تفصیلات

*7198: سیدہ زہرا نقوی: کیا وزیر امداد باہمی ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) کیا یہ درست ہے کہ کوآپریٹو بینک کے صدر کا عہدہ کئی سالوں سے خالی ہے۔

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ سابق حکومت کے دور میں ناقص کارکردگی کی وجہ سے پنجاب

کوآپریٹو بینک کو سٹیٹ بینک نے متعدد بار جرمانہ کیا؟

(ج) گزشتہ دس سالوں میں کوآپریٹو بینک کو کتنا جرمانہ کیا گیا؟

وزیر امداد باہمی، تحفظ ماحول و پارلیمانی امور (جناب محمد بشارت راجہ):

(الف) کوآپریٹو بینک میں دو مستقل صدور مورخہ 04-05-2010 سے لے کر

2014-04-02 تک تعینات رہے۔

مستقل صدر کی دوبارہ تعیناتی تک بینک کی سینئر انتظامیہ سے قائم مقام صدور کی مورخہ

2014-05-05 سے تعیناتی کی گئی اور مستقل صدر کی تعیناتی میں تاخیر وجوہات کی

وجہ سے تعطل آتا رہا۔ اس وقت مستقل صدر کی تقرری کا عمل تیزی سے جاری ہے اور

آئندہ کچھ دنوں میں مستقل صدر کی تعیناتی متوقع ہے۔

(ب) سٹیٹ بینک کی جانب سے مختلف وجوہات کی بناء پر بالخصوص نیکیا کی جانب سے جاری

کردہ لسٹ میں موجود افراد کے اکاؤنٹ فریز نہ کرنے کی وجہ سے متعدد بینکوں کو جرمانے

کئے گئے جن میں پنجاب پراونشل کوآپریٹو بینک بھی شامل ہے۔

(ج) گزشتہ دس سالوں میں پنجاب پر اونٹن کو آپریٹو بینک کو مبلغ دس کروڑ بانوے لاکھ چھبیس ہزار پانچ صد چونسٹھ روپے - /109226564 جرمانہ کیا گیا۔

خوشاب نور پور تھل کے کسانوں کے لئے انشورنس کلیم پر تاحال عملدرآمد نہ ہونے سے متعلقہ تفصیلات

*7597: جناب محمد معظم شیر: کیا وزیر امداد باہمی ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ: (الف) کیا یہ درست ہے کہ سال 15-2014 میں تحصیل نور پور تھل (خوشاب) کو آفت زدہ قرار دیا گیا تھا جس کی وجہ سے اس تحصیل کے کسانوں کو Insurance کمپنی کی جانب سے مالی امداد انشورنس کلیم ملنا تھی کیونکہ ان کی فصلوں کی باقاعدہ Insurance ہوئی تھی لیکن آج تک اس کمپنی نے کسانوں کو انشورنس کی رقم /چیک جاری نہیں کئے؟ (ب) کیا محکمہ اس انشورنس کمپنی سے اس تحصیل کے متاثرہ کسانوں کو انشورنس کی رقم کی ادائیگی کروانے کو تیار ہے تو کب تک؟

وزیر امداد باہمی، تحفظ ماحول و پارلیمانی امور (جناب محمد بشارت راجہ):

(الف) یہ درست ہے کہ سال 15-2014 Rabi کو آفت زدہ قرار دیا گیا تھا اور آج تک انشورنس کمپنی نے مالی امداد کے چیک جاری نہیں کئے بنک نے انشورنس کلیم کے لئے انشورنس کمپنی کے خلاف کیس کیا ہوا ہے جو کہ انشورنس ٹریبونل لاہور میں زیر سماعت ہے۔

(ب) محکمہ کسانوں کو انشورنس کی ادائیگی کروانے کے لئے تیار ہے جب انشورنس ٹریبونل لاہور فیصلہ کرے گا اور انشورنس کمپنی کو حکم دے گا کہ انشورنس کی ادائیگی کریں تو تب تک انشورنس ٹریبونل لاہور کے آرڈر کی تعمیل میں انشورنس کمپنی سے کلیم لے کر کسانوں کو ادائیگی کر دے گا۔

ساہیوال شہر اور حلقہ پی پی-198 میں کوآپریٹو ہاؤسنگ سوسائٹیز کی تعداد،

رقبہ اور فراہم کردہ سہولیات سے متعلقہ تفصیلات

*8503: جناب محمد ارشد ملک: کیا وزیر امداد باہمی ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) پی پی-198 مع ساہیوال شہر کی حدود میں کون کون سی کوآپریٹو ہاؤسنگ سوسائٹی کتنے

کتنے رقبہ پر ہیں ہر سوسائٹی کے پلاٹوں کی تفصیل دی جائے؟

(ب) ان میں کتنے پلاٹ کس کس سائز کے بنائے گئے ہیں؟

(ج) ان سوسائٹی کا انتظام و انصرام کس کی ذمہ داری ہے؟

(د) اگر ان کا انتظام و انصرام ان کی یونین کے پاس ہے تو یہ یونین کن کن ممبران اور عہدہ

داران پر مشتمل ہے؟

(ه) ان سوسائٹی کی یونین کتنے فنڈز ماہانہ اپنے صارفین سے وصول کر رہی ہے یہ کس کس

مقصد کے لئے چارج کر رہی ہیں؟

(و) یہ سوسائٹی اپنے صارفین کو کیا مراعات اور سہولیات فراہم کر رہی ہیں؟

وزیر امداد باہمی، تحفظ ماحول و پارلیمانی امور (جناب محمد بشارت راجہ):

(الف) بمطابق رپورٹ نمبری DR/SWL/227 مورخہ 17.05.2022 اٹال ڈپٹی رجسٹرار کوآپریٹو

سوسائٹیز ساہیوال، ساہیوال شہر کی حدود میں مندرجہ ذیل کوآپریٹو ہاؤسنگ سوسائٹیز ہیں:

1- دی لائزز کوآپریٹو ہاؤسنگ سوسائٹی لمیٹڈ ساہیوال

رقبہ 118 ایکٹر 22 کنال 8 مرلہ 02 سرسائی

تفصیل پلاٹ: 10 مرلہ

کل پلاٹ: 205

2- دی میونسپل ایمپلائیز کوآپریٹو ہاؤسنگ سوسائٹی لمیٹڈ ساہیوال:

رقبہ 148 کنال 19 مرلہ 03 سرسائی

تفصیل پلاٹ: 247 پلاٹ، 5 مرلہ 281 پلاٹ 1/3-2

کل پلاٹ: 528

3- دی گورنمنٹ سروسز کو آپریٹو ہاؤسنگ سوسائٹی لمیٹڈ ساہیوال:

رقبہ 240 کنال 12 مرلہ

تفصیل پلاٹ: 143 پلاٹ 01 کنال 55 پلاٹ

کل پلاٹ: 198

- (ب) تفصیل پلاٹ سوال الف میں دے دی گئی ہے۔
- (ج) مذکورہ آفیسر کے مطابق ان انجمن ہائے کا انتظام و انصرام ان کی منتخب شدہ انتظامیہ کمیٹی کی ذمہ داری ہے۔ انتظامیہ کمیٹی کی عدم موجودگی میں محکمہ کی جانب سے تعینات ایڈمنسٹریٹر/کیئر ٹیکر کمیٹی تفویض شدہ اختیارات کے تحت انتظامی امور سرانجام دیتے ہیں۔
- (د) ڈپٹی رجسٹرار ساہیوال کی جانب سے انجمن ہائے کی یونین کی بابت دی گئی تفصیل ذیل میں درج ہے:

1- دی لائزز کو آپریٹو ہاؤسنگ سوسائٹی لمیٹڈ ساہیوال:

انتظامیہ کمیٹی

1- شیخ شاہد حمید صدر

2- رانا محمد اکرام الحق نائب صدر

3- محمد سلیم انصاری خزانچی

4- مشتاق احمد ندیم گل ممبر انتظامیہ

5- لیاقت علی ممبر انتظامیہ

6- محمد ارشد ممبر انتظامیہ

7- ممتاز الرحمن ممبر انتظامیہ

8- عاطف حسین ممبر انتظامیہ

9- سید تبسم نمود گیلانی ممبر انتظامیہ

2- دی میونسپل ایسپلائرز کو آپریٹو ہاؤسنگ سوسائٹی لمیٹڈ ساہیوال:

سردار محمد نعیم سرکل رجسٹرار کو آپریٹو ہاؤسنگ سوسائٹیز ساہیوال انجمن ہذا بطور ایڈمنسٹریٹر کام کر رہے ہیں۔

- 3- دی گورنمنٹ سروسز کو آپریٹو ہاؤسنگ سوسائٹی لمیٹڈ ساہیوال:
سردار محمد نعیم سرکل رجسٹرار کو آپریٹو سوسائٹیز ساہیوال انجمن ہذا بطور ایڈمنسٹریٹر کام کر رہے ہیں۔
- (ہ) ڈپٹی رجسٹرار ساہیوال کی رپورٹ کے مطابق انجمن ہائے ممبران سے پلاٹ کی ٹرانسفر کے علاوہ کوئی ماہانہ فنڈ وصول نہیں کرتی ہیں۔
انجمن کی آمدن کے وسائل حسب ذیل ہیں:
1- دی لائزز کو آپریٹو ہاؤسنگ سوسائٹی لمیٹڈ ساہیوال:
پلاٹ ٹرانسفر فی مرلہ 4000 روپے
ممبر شپ فیس 4000 روپے
فیس 2000 روپے Possession
2- دی میونسپل ایمپلائز کو آپریٹو ہاؤسنگ سوسائٹی لمیٹڈ ساہیوال:
پلاٹ ٹرانسفر فی مرلہ 1600 روپے
ممبر شپ فیس 100 روپے
3- دی میونسپل ایمپلائز کو آپریٹو ہاؤسنگ سوسائٹی لمیٹڈ ساہیوال:
اس سوسائٹی کے پلاٹس کی ٹرانسفر سب رجسٹرار ساہیوال کرتا ہے۔
(و) ڈپٹی رجسٹرار کو آپریٹو سوسائٹیز ساہیوال کی رپورٹ کے مطابق مذکورہ ہاؤسنگ سوسائٹیز اپنے بائی لاز کے مطابق اپنے ممبران کو گیس، بجلی، روڈز، مسجد اور پارک کی سہولیات فراہم کر رہی ہیں۔

لاہور کی حدود میں کو آپریٹو ہاؤسنگ سوسائٹیز کی تعداد، رقبہ اور

فراہم کردہ سہولیات سے متعلقہ تفصیلات

*8507: چودھری اختر علی: کیا وزیر امداد باہمی ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

- (الف) لاہور کی حدود میں کون کون سی کو آپریٹو ہاؤسنگ سوسائٹی کتنے کتنے رقبہ پر ہیں ہر سوسائٹی کے پلاٹوں کی تفصیل دی جائے؟

- (ب) ان میں کتنے پلاٹ کس کس سائز کے بنائے گئے ہیں؟
- (ج) ان سوسائٹی کا انتظام و انصرام کس کی ذمہ داری ہے؟
- (د) اگر ان کا انتظام و انصرام ان کی یونین کے پاس ہے تو یہ یونین کن کن ممبران اور عہدہ داران پر مشتمل ہے؟
- (ہ) ان سوسائٹی کی یونین کتنے فنڈز ماہانہ اپنے صارفین سے وصول کر رہی ہیں یہ کس کس مقصد کے لئے وصول کر رہی ہیں؟
- (و) سوسائٹی اپنی صارفین کو کیا مراعات اور سہولیات فراہم کر رہی ہیں؟
- وزیر امداد باہمی، تحفظ ماحول و پارلیمانی امور (جناب محمد بشارت راجہ):**
- (الف) بمطابق رپورٹ نمبری DRL/H 7105 مورخہ 17.10.2022 ازاں ڈپٹی رجسٹرار کو آپریٹو سوسائٹیز، لاہور ضلع لاہور میں کل 107 سوسائٹیز باقاعدہ کام کر رہی ہیں سوسائٹیز کے رقبہ جات کی تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔
- (ب) سوال ہذا کی تفصیل تتمہ (الف) میں دی گئی ہے۔
- (ج) کو آپریٹو سوسائٹیز ایکٹ 1925 کے سیکشن 23 کے مطابق سوسائٹیز Body Corporate ہیں اور ان کی منتخب شدہ انتظامیہ کمیٹی سوسائٹی کے انتظام و انصرام کی ذمہ دار ہے۔
- (د) کو آپریٹو سوسائٹیز کا انتظام و انصرام یونین کونسل کے پاس نہ ہے بلکہ کو آپریٹو سوسائٹیز کا انتظام و انصرام محکمہ کو آپریٹو کے زیر سایہ منتخب شدہ انتظامیہ کمیٹی کے پاس ہوتا ہے جو کہ سوسائٹی کے رجسٹرڈ بائی لاز کے مطابق منتخب ہو کر، بائی لاز کے تحت انتظام و انصرام چلاتی ہیں۔ ہر سوسائٹی کے عہدیداران کی تعداد ان بائی لاز کے مطابق ہوتی ہے جو کہ عمومی طور پر 7 سے 15 ممبران پر مشتمل ہوتی ہے ان کو سوسائٹیز کے ممبران ہی منتخب کرتے ہیں۔
- (ہ) ہر سوسائٹی کی انتظامیہ کمیٹی، جنرل ہاؤس کی منظوری سے اپنی مدد آپ کے تحت یوٹیلیٹی بلز وصول کرتی ہے جو کہ سوسائٹی کے انتظامی امور و دیکھ بھال پر استعمال کرتی ہے۔
- (و) سوسائٹیز اپنی مدد آپ کے تحت اپنے ممبران کو صاف پانی، سکیورٹی، مسجد، ڈسپنری، صفائی ستھرائی، کمیونٹی سنٹر وغیرہ مہیا کرتی ہیں۔

گوجرانوالہ کو آپریٹو ہاؤسنگ سوسائٹیز کی تعداد، رقبہ اور

فراہم کردہ سہولیات سے متعلقہ تفصیلات

*8508: جناب محمد نواز چوہان: کیا وزیر امداد باہمی ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

- (الف) گوجرانوالہ شہر کی حدود میں کون کون سی کو آپریٹو ہاؤسنگ سوسائٹی کتنے کتنے رقبہ پر ہیں ہر سوسائٹی کے پلاٹوں کی تفصیل دی جائے؟
- (ب) ان میں کتنے پلاٹ کس کس سائز کے بنائے گئے ہیں؟
- (ج) ان سوسائٹی کا انتظام و انصرام کس کی ذمہ داری ہے؟
- (د) اگر ان کا انتظام و انصرام ان کی یونین کے پاس ہے تو یہ یونین کن کن ممبران اور عہدہ داران پر مشتمل ہے؟
- (ہ) ان سوسائٹی کی یونین کتنے فنڈز ماہانہ اپنے صارفین سے چارج کر رہی ہے یہ کس کس مقصد کے لئے چارج کر رہی ہیں؟
- (و) یہ سوسائٹی اپنی صارفین کو کیا کیا مراعات اور سہولیات فراہم کر رہی ہیں؟

وزیر امداد باہمی، تحفظ ماحول و پارلیمانی امور (جناب محمد بشارت راجہ):

(الف) بمطابق موصول شدہ رپورٹ از اس ڈپٹی رجسٹرار کو آپریٹو سوسائٹیز گوجرانوالہ بمطابق نمبری

گوجرانوالہ کی حدود میں کل 09 کو آپریٹو مورخہ 12.09.2022/DR/REW/H1242/

ہاؤسنگ سوسائٹیز ہیں جن کے نام اور رقبہ کی تفصیل درج ذیل ہے:

1- دی پراونشل گورنمنٹ ایمپلائز کو آپریٹو ہاؤسنگ سوسائٹی (ڈی سی کالونی) لمیٹڈ گوجرانوالہ:
کل رقبہ 6469.39 کنال

2- دی پنجاب سال انڈسٹریز کارپوریشن ایمپلائز کو آپریٹو ہاؤسنگ سوسائٹی لمیٹڈ گوجرانوالہ:
کل رقبہ 448 کنال

3- دی اسٹیٹ لائف انشورنس ایمپلائز کو آپریٹو ہاؤسنگ سوسائٹی لمیٹڈ گوجرانوالہ:
کل رقبہ 21-11 ایکڑ

- 4- دی گوجرانوالہ کالج ایچ ایچ ایچ کو آپریٹو ہاؤسنگ سوسائٹی لمیٹڈ گوجرانوالہ:
کل رقبہ 174 ایکڑ
- 5- شوٹل سکیورٹی ایچ ایچ ایچ کو آپریٹو ہاؤسنگ سوسائٹی لمیٹڈ گوجرانوالہ:
کل رقبہ 182 کنال 01 مرلہ
- 6- واپڈ ایچ ایچ ایچ کو آپریٹو ہاؤسنگ سوسائٹی لمیٹڈ گوجرانوالہ:
کل رقبہ 1430-07 ایکڑ
- 7- المنصورہ کو آپریٹو ہاؤسنگ سوسائٹی لمیٹڈ گوجرانوالہ:
کل رقبہ 433 کنال 05 مرلہ 109 مربع فٹ
- 8- پبلک کو آپریٹو ہاؤسنگ سوسائٹی لمیٹڈ گوجرانوالہ:
کل رقبہ 1327 کنال 16 مرلہ
- 9- دی گوجرانوالہ اریگیشن ایچ ایچ ایچ کو آپریٹو ہاؤسنگ سوسائٹی لمیٹڈ گوجرانوالہ:-
کل رقبہ 476 کنال
- (ب) مذکورہ بالا آفیسر کی رپورٹ کے مطابق ضلع گوجرانوالہ کی تمام کو آپریٹو ہاؤسنگ سوسائٹیز کے پلائس کی تعداد اور سائز کی تفصیلات درج ذیل ہیں۔
- 1- دی پراونشل گورنمنٹ ایچ ایچ ایچ کو آپریٹو ہاؤسنگ سوسائٹی لمیٹڈ گوجرانوالہ:
رہائشی پلائوں کی تعداد (سائزوار)
- | | |
|---------------------------------|------|
| 2 کنال | 59 |
| 1 کنال | 3187 |
| 15 مرلہ | 168 |
| 10 مرلہ | 1849 |
| 5 مرلہ | 383 |
| ٹوٹل: | 5646 |
| کمرشل پلائوں کی تعداد (سائزوار) | |
| 10 مرلہ | 218 |

| | |
|---|--------|
| 106 | 8مرلہ |
| 102 | 4مرلہ |
| 426 | ٹوٹل: |
| گرینڈ ٹوٹل رہائشی + کمرشل) 6072 | |
| 2۔ دی پنجاب سال انڈسٹریز کارپوریشن ایمپلائز کوآپریٹو ہاؤسنگ سوسائٹی لمیٹڈ گوجرانوالہ: | |
| رہائشی پلاٹوں کی تعداد (ساتزوار) | |
| 4 | 2کنال |
| 200 | 1کنال |
| 202 | 10مرلہ |
| 44 | 5مرلہ |
| 450 | ٹوٹل: |
| کمرشل پلاٹوں کی تعداد (ساتزوار) | |
| 26 | 5مرلہ |
| 4 | 4مرلہ |
| 5 | 3مرلہ |
| 1 | 2مرلہ |
| 36 | ٹوٹل: |
| گرینڈ ٹوٹل رہائشی + کمرشل) 486 | |
| 3۔ دی سٹیٹ لائف انشورنس ایمپلائز کوآپریٹو ہاؤسنگ سوسائٹی لمیٹڈ گوجرانوالہ: | |
| رہائشی پلاٹوں کی تعداد (ساتزوار) | |
| 60 | 1کنال |
| 76 | 10مرلہ |
| 135 | 5مرلہ |
| 271 | ٹوٹل: |

کمرشل پلاٹوں کی تعداد (سانزوار)

32x15 دوکانیں 32

30x10 دوکانیں 08

18x12 دوکانیں 22

ٹوٹل: 62

(گریڈ ٹوٹل رہائشی + کمرشل) 333

4- دی گوجرانوالہ کالج ایڈمپلائز کو آپریٹو ہاؤسنگ سوسائٹی لمیٹڈ گوجرانوالہ:

رہائشی پلاٹوں کی تعداد (سانزوار)

1 کنال 276

14 مرلہ 04

13 مرلہ 02

10 مرلہ 161

8.5 مرلہ 01

8 مرلہ 03

7.5 مرلہ 02

7 مرلہ 06

5 مرلہ 80

ٹوٹل: 535

کمرشل پلاٹوں کی تعداد (سانزوار)

12.5 مرلہ 01

x12/1/4-sq33 01

x28-sq12 02

x33-sq12 20

x28-sq14 12

| | |
|----|--------------|
| 20 | x19-sq16 |
| 04 | x28-sq19 |
| 10 | x28-sq28 |
| 04 | sq-304 |
| 01 | x08-sq33 |
| 01 | x22-sq33 |
| 01 | x22/1/2-sq33 |
| 04 | x45-sq33 |
| 01 | x50-sq33 |
| 02 | x9-sq33 |
| 84 | ٹوٹل: |

گریڈ ٹوٹل رہائشی + کمرشل) 549

5۔ شوٹل سکيورٹی ایجینڈا کو آپریٹو ہاؤسنگ سوسائٹی لمیٹڈ گوجرانوالہ:

رہائشی پلاٹوں کی تعداد (ساتزوار)

| | |
|-----|---------|
| 15 | 2 کنال |
| 98 | 1 کنال |
| 03 | 15 مرلہ |
| 62 | 10 مرلہ |
| 10 | 5 مرلہ |
| 188 | ٹوٹل: |

کمرشل پلاٹوں کی تعداد (ساتزوار)

| | |
|----|---------|
| 06 | فلٹس |
| 16 | دوکانیں |
| 22 | ٹوٹل: |

گرینڈ ٹوٹل رہائشی + کمرشل) 210
6- واپڈ ایسپلائز کو آپریٹو ہاؤسنگ سوسائٹی لمیٹڈ گوجرانوالہ:

رہائشی پلاٹوں کی تعداد (سائزوار)

2 کنال 168

1 کنال 918

10 مرلہ 2512

5 مرلہ 244

ٹوٹل: 3842

کمرشل پلاٹوں کی تعداد (سائزوار)

7 مرلہ 46

5 مرلہ 47

21 x75-sq56

ٹوٹل: 114

گرینڈ ٹوٹل (رہائشی + کمرشل) 3956

7- المنصورہ کو آپریٹو ہاؤسنگ سوسائٹی لمیٹڈ گوجرانوالہ:

رہائشی پلاٹوں کی تعداد (سائزوار)

1 کنال 125

10 مرلہ 261

8 مرلہ 66

5 مرلہ 37

ٹوٹل: 489

کمرشل پلاٹوں کی تعداد (سائزوار)

5 مرلہ 20

1 مرلہ 65

ٹوٹل: 85

گرینڈ ٹوٹل (رہائشی + کمرشل) 574

8- پبلک کوآپریٹو ہاؤسنگ سوسائٹی لمیٹڈ گوجرانوالہ:

رہائشی پلاٹوں کی تعداد (سائزوار)

1 کنال 222

10 مرلہ 184

8 مرلہ 146

5 مرلہ 228

متفرق سائز کے پلاٹس 484

ٹوٹل: 1042

کمرشل پلاٹوں کی تعداد (سائزوار)

1 مرلہ 31

متفرق سائز کے پلاٹس 94

ٹوٹل: 125

گرینڈ ٹوٹل (رہائشی + کمرشل) 1167

9- دی گوجرانوالہ اریگولیشن ایسپلائز کوآپریٹو ہاؤسنگ سوسائٹی لمیٹڈ گوجرانوالہ:

سوسائٹی ہذا کی اراضی compact نہ ہے بلکہ 6/7 ٹکڑوں میں بٹی ہوئی ہے۔ ایک نجی

ٹاؤن ڈویلپرز کی اس ایریا میں ہاؤسنگ سوسائٹی بنانے کی وجہ سے land lock ہے

جس کی وجہ سے ابھی تک سوسائٹی کا layout plan تیار شدہ نہ ہے۔ لہذا درج بالا

سوسائٹی پر اس کا اطلاق نہیں ہوتا ہے۔

(ج) گوجرانوالہ تمام کوآپریٹو ہاؤسنگ سوسائٹیز کا انتظام و انصرام منتخب شدہ انتظامیہ کمیٹی کی ذمہ

داری ہے جو ہاؤسنگ سوسائٹیز کے باقی لازم کے تحت امور سرانجام دیتی ہیں۔ تاہم منتخب

انتظامیہ کمیٹی کی عدم موجودگی میں سوسائٹی باقی لازم کے مطابق محکمہ کی جانب سے

ایڈمنسٹر/کیئر ٹیکر کمیٹی سوسائٹی کے امور سرانجام دیتے ہیں۔

(د) ڈپٹی رجسٹرار کو آپریٹو سوسائٹیز گوجرانوالہ کے مطابق تمام کو آپریٹو ہاؤسنگ سوسائٹیز کا انتظام و انصرام بذریعہ ایکشن منتخب شدہ انتظامیہ کمیٹی کے پاس ہے جن کے ممبران اور عہدیداران کی تفصیل سوسائٹیز وائز حسب ذیل ہے:

1- دی پرائونٹل گورنمنٹ ایمپلائز کو آپریٹو ہاؤسنگ سوسائٹی لمیٹڈ گوجرانوالہ:

اس سوسائٹی کا انتظام و انصرام 15 افراد پر مشتمل انتظامیہ کمیٹی کے پاس ہے۔ سوسائٹی کی منتخب شدہ انتظامیہ کمیٹی صدر، نائب صدر، سیکرٹری، خزانچی اور 11 ایگزیکٹو ممبران پر مشتمل ہے۔

2- دی پنجاب سہل انڈسٹریز کارپوریشن ایمپلائز کو آپریٹو ہاؤسنگ سوسائٹی لمیٹڈ گوجرانوالہ:

اس سوسائٹی کا انتظام و انصرام 107 افراد پر مشتمل انتظامیہ کمیٹی کے پاس ہے۔ سوسائٹی کی منتخب شدہ انتظامیہ کمیٹی صدر، نائب صدر، سیکرٹری، خزانچی اور 103 ایگزیکٹو ممبران پر مشتمل ہے۔

3- دی سٹیٹ لائف انشورنس ایمپلائز کو آپریٹو ہاؤسنگ سوسائٹی لمیٹڈ گوجرانوالہ:

اس سوسائٹی کا انتظام و انصرام 109 افراد پر مشتمل انتظامیہ کمیٹی کے پاس ہے۔ سوسائٹی کی منتخب شدہ انتظامیہ کمیٹی صدر، نائب صدر، سیکرٹری، خزانچی اور 105 ایگزیکٹو ممبران پر مشتمل ہے۔

4- دی گوجرانوالہ کالج ایمپلائز کو آپریٹو ہاؤسنگ سوسائٹی لمیٹڈ گوجرانوالہ:

اس سوسائٹی کا انتظام و انصرام 109 افراد پر مشتمل انتظامیہ کمیٹی کے پاس ہے۔ سوسائٹی کی منتخب شدہ انتظامیہ کمیٹی صدر، نائب صدر، سیکرٹری، خزانچی اور 105 ایگزیکٹو ممبران پر مشتمل ہے۔

5- سوشل سکیورٹی ایمپلائز کو آپریٹو ہاؤسنگ سوسائٹی لمیٹڈ گوجرانوالہ:

اس سوسائٹی کا انتظام و انصرام 109 افراد پر مشتمل انتظامیہ کمیٹی کے پاس ہے۔ سوسائٹی کی منتخب شدہ انتظامیہ کمیٹی صدر، نائب صدر، سیکرٹری، خزانچی اور 105 ایگزیکٹو ممبران پر مشتمل ہے۔

6- واپڈ ایسپلائز کو آپریٹو ہاؤسنگ سوسائٹی لمیٹڈ گوجرانوالہ:
اس سوسائٹی کا انتظام و انصرام 12 افراد پر مشتمل انتظامیہ کمیٹی کے پاس ہے۔ سوسائٹی
کی منتخب شدہ انتظامیہ کمیٹی صدر، نائب صدر، سیکرٹری، خزانچی اور 108 ایگزیکٹو ممبران
پر مشتمل ہے۔

7- المنصورہ کو آپریٹو ہاؤسنگ سوسائٹی لمیٹڈ گوجرانوالہ:
اس سوسائٹی کا انتظام و انصرام 11 افراد پر مشتمل انتظامیہ کمیٹی کے پاس ہے۔ سوسائٹی کی منتخب
شدہ انتظامیہ کمیٹی صدر، نائب صدر، سیکرٹری، خزانچی اور 107 ایگزیکٹو ممبران پر مشتمل ہے۔

8- پبلک کو آپریٹو ہاؤسنگ سوسائٹی لمیٹڈ گوجرانوالہ:
اس سوسائٹی کا انتظام و انصرام 11 افراد پر مشتمل انتظامیہ کمیٹی کے پاس ہے۔ سوسائٹی
کی منتخب شدہ انتظامیہ کمیٹی صدر، نائب صدر، سیکرٹری، خزانچی اور 107 ایگزیکٹو ممبران
پر مشتمل ہے۔

9- دی گوجرانوالہ اریگیشن ایسپلائز کو آپریٹو ہاؤسنگ سوسائٹی لمیٹڈ گوجرانوالہ:
اس سوسائٹی کا انتظام و انصرام 109 افراد پر مشتمل انتظامیہ کمیٹی کے پاس ہے۔ سوسائٹی
کی منتخب شدہ انتظامیہ کمیٹی صدر، نائب صدر، سیکرٹری، خزانچی اور 105 ایگزیکٹو ممبران
پر مشتمل ہے۔

(ہ) ڈپٹی رجسٹرار کو آپریٹو ہاؤسنگ سوسائٹی گوجرانوالہ کی رپورٹ کے مطابق گوجرانوالہ کی کو آپریٹو
ہاؤسنگ سوسائٹی اپنے ممبران سے سالانہ / ماہانہ جو چارج وصول کر رہی ہیں اس کی تفصیل
سوسائٹی وارد درج ہے:

1- دی پروفٹ گورنمنٹ ایسپلائز کو آپریٹو ہاؤسنگ سوسائٹی (ڈی سی کالونی) لمیٹڈ گوجرانوالہ:
سوسائٹی ہذا اپنے صارفین سے جو ماہانہ فنڈز چارج کرتی ہے اس کی تفصیل درج ذیل ہے:

| | |
|---------|------|
| 2 کنال | 3357 |
| 1 کنال | 2389 |
| 10 مرلہ | 1905 |
| 5 مرلہ | 1634 |

2- دی پنجاب سمال انڈسٹریز کارپوریشن ایمپلائز کوآپریٹو ہاؤسنگ سوسائٹی لمیٹڈ
گوجرانوالہ:

سوسائٹی ہذا اپنے صارفین سے جو ماہانہ فنڈز چارج کرتی ہے اس کی تفصیل درج ذیل ہے:

5 مرلہ 7500/-

10 مرلہ 10000 -/

1 کنال 12500 -/

2 کنال 17500/-

کمرشل پلاٹ 7500/-

3- دی سٹیٹ لائف انشورنس ایمپلائز کوآپریٹو ہاؤسنگ سوسائٹی لمیٹڈ گوجرانوالہ:

سوسائٹی ڈوبل پلین ہونے کے باعث اپنے ممبران سے کسی قسم کے کوئی چارج وصول نہ کر رہی ہے۔

4- دی گوجرانوالہ کالج ایمپلائز کوآپریٹو ہاؤسنگ سوسائٹی لمیٹڈ گوجرانوالہ:

سوسائٹی کے مالی اور انتظامی امور سرانجام دینے کے لئے ممبران سے سالانہ کی بنیاد پر

800 روپے فی مرلہ کے حساب سے maintenance charges اور -/3600

روپے فی رہائش واٹر چارج وصول کئے جاتے ہیں۔

5- سوشل سکیورٹی ایمپلائز کوآپریٹو ہاؤسنگ سوسائٹی لمیٹڈ گوجرانوالہ:

سوسائٹی کے مالی اور انتظامی امور سرانجام دینے کے لئے ممبران سے سالانہ کی بنیاد پر

200 روپے فی مرلہ کے حساب سے maintenance charges چارج وصول

کئے جاتے ہیں۔

6- واپڈ ایمپلائز کوآپریٹو ہاؤسنگ سوسائٹی لمیٹڈ گوجرانوالہ:

سوسائٹی ہذا اپنے صارفین سے جو ماہانہ فنڈز چارج کرتی ہے اس کی تفصیل درج ذیل ہے:

5 مرلہ 1870 -/

10 مرلہ 2530 -/

1 کنال 3300 -/

2 کنال 4400 -/

کمرشل پلاٹ (فی مرلہ / فی فلور) - /440

7- المنصورہ کو آپریٹو ہاؤسنگ سوسائٹی لمیٹڈ گوجرانوالہ:

سوسائٹی ہذا اپنے صارفین سے جو شتاہی فنڈز چارج کرتی ہے اس کی تفصیل درج ذیل ہے:

1 کنال 5350/-

10 مرلہ 4494/-

08 مرلہ 3830/-

05 مرلہ 3068/-

01 مرلہ (کمرشل) 4494/-

05 مرلہ (کمرشل) 6394/-

8- پبلک کو آپریٹو ہاؤسنگ سوسائٹی لمیٹڈ گوجرانوالہ:

تمام گھروں کو 44 روپے فی مرلہ اور خالی پلاٹ 31 روپے فی مرلہ کے حساب سے

سروس چارج چارج کئے جاتے ہیں۔

9- دی گوجرانوالہ اریگیٹیشن ایمپلائز کو آپریٹو ہاؤسنگ سوسائٹی لمیٹڈ گوجرانوالہ:

دی گوجرانوالہ اریگیٹیشن ایمپلائز کو آپریٹو ہاؤسنگ سوسائٹی گوجرانوالہ اپنے ممبران

سے تاحال کوئی چارج وصول نہ کر رہی ہے۔

(و) مذکورہ آفیسر کی رپورٹ سمیٹا بق گوجرانوالہ کی کو آپریٹو ہاؤسنگ سوسائٹی اپنے ممبران

کو درج ذیل سہولیات اور مراعات فراہم کر رہی ہیں جن کی تفصیل سوسائٹی وائز درج

ذیل ہیں:

1- دی پراونشل گورنمنٹ ایمپلائز کو آپریٹو ہاؤسنگ سوسائٹی (ڈی سی کالونی)

لمیٹڈ گوجرانوالہ:

سوسائٹی اپنے ممبران کو پانی، سیکوریٹی، روڈ مرمت، صفائی، بجلی، ہارٹیکلچر، سٹریٹ لائٹس،

واٹر فلٹریشن پلانٹس، مساجد، سکولز، ہیلتھ کیئر سنٹر، کمیونٹی ہال، باؤنڈری وال، قبرستان

وغیرہ جیسی مراعات اور سہولیات فراہم کر رہی ہے۔

2- دی پنجاب سال انڈسٹریز کارپوریشن ایمپلائز کوآپریٹو ہاؤسنگ سوسائٹی لمیٹڈ گوجرانوالہ:

سوسائٹی ممبران کوپانی، سکیورٹی، روڈ مرمت، صفائی، بجلی، ہارٹیکلچر، سٹریٹ لائٹس، واٹر فلٹریشن پلانٹس، مساجد، سکولز، ہیلتھ کیئر سنٹر، کمیونٹی ہال، باؤنڈری وال، قبرستان وغیرہ جیسی مراعات اور سہولیات فراہم کر رہی ہے۔

3- دی اسٹیٹ لائف انشورنس ایمپلائز کوآپریٹو ہاؤسنگ سوسائٹی لمیٹڈ گوجرانوالہ:
سوسائٹی میں کسی قسم کے ترقیاتی کام نہ ہوئے ہیں اور نہ ہی اس میں کسی ممبر کا گھر تعمیر شدہ ہے۔ سوسائٹی میں ابھی تک کسی قسم کی کوئی سہولت میسر ہے۔

4- دی گوجرانوالہ کالج ایمپلائز کوآپریٹو ہاؤسنگ سوسائٹی لمیٹڈ گوجرانوالہ:
سوسائٹی اپنے ممبران کوپانی، سکیورٹی، ہارٹیکلچر، سٹریٹ لائٹس، سکول وغیرہ جیسی بنیادی سہولیات فراہم کر رہی ہے۔

5- سوشل سکیورٹی ایمپلائز کوآپریٹو ہاؤسنگ سوسائٹی لمیٹڈ گوجرانوالہ:
سوسائٹی اپنے ممبران کوپانی، سکیورٹی، ہارٹیکلچر، سٹریٹ لائٹس، سکول، سڑکیں وغیرہ جیسی بنیادی سہولیات فراہم کر رہی ہے۔

6- واپڈ ایمپلائز کوآپریٹو ہاؤسنگ سوسائٹی لمیٹڈ گوجرانوالہ:
سوسائٹی اپنے ممبران کو بجلی، قبرستان، مساجد، پارکس، سیوریج سسٹم، ڈسپنری، سی وی، کیمرے اور سکول وغیرہ جیسی بنیادی سہولیات فراہم کر رہی ہے۔

7- المنصورہ کوآپریٹو ہاؤسنگ سوسائٹی لمیٹڈ گوجرانوالہ:
سوسائٹی اپنے ممبران کو سکیورٹی، ویسٹ ڈسپوزل سروس، سینٹری ورکرز اور مالی وغیرہ جیسی بنیادی سہولیات فراہم کر رہی ہے۔

8- پبلک کوآپریٹو ہاؤسنگ سوسائٹی لمیٹڈ گوجرانوالہ:
سوسائٹی اپنے ممبران کوپانی، سکیورٹی، ویسٹ ڈسپوزل سروس، سینٹری ورکرز، مالی اور فلٹریشن پلانٹس وغیرہ جیسی بنیادی سہولیات فراہم کر رہی ہے۔

9- دی گوجرانوالہ اریگیشن ایمپلائز کوآپریٹو ہاؤسنگ سوسائٹی لمیٹڈ گوجرانوالہ:
سوسائٹی ہذا کی اراضی compact نہ ہے بلکہ 6/7 ٹکڑوں میں بٹی ہے۔ ایک
پرائیویٹ ٹاؤن ڈویلپر کی اس ایریا میں ہاؤسنگ سوسائٹی بنانے کی وجہ سے ابھی تک
سوسائٹی کالے آؤٹ پلان تیار شدہ نہ ہے۔ اس لئے درج بالا سوال کا سوسائٹی ہذا پر
اطلاق نہیں ہوتا۔

پوائنٹ آف آرڈر

چودھری مظہر اقبال: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔
جناب سپیکر: جی، فرمائیں!

ضلع بہاول نگر اور تحصیل ہارون آباد میں امن وامان کی خراب صورتحال

چودھری مظہر اقبال: جناب سپیکر! میں آپ کی توجہ ایک نہایت ہی اہم مسئلہ کی طرف مبذول
کروانا چاہتا ہوں جو کہ امن وامان سے متعلق ہے۔ یہ مسئلہ میری تحصیل ہارون آباد اور ضلع
بہاولنگر کے حوالے سے ہے۔ وہاں پر کل مورخہ 17- اکتوبر 2022 کو دن دہاڑے راہزنی اور ڈکیتی
کی تین انتہائی اندوہناک وارداتیں ہوئی ہیں۔ ان وارداتوں میں مسلح ڈاکوؤں نے شہر کی تین ڈکانوں
کو بھرے بازار میں لوٹا اور ڈاکو فائرنگ کرتے ہوئے وہاں سے فرار ہو گئے۔ اس سے اگلے دن پولیس
کے ہاتھوں ایک شخص قتل ہوا ہے۔ پولیس نے ناکہ پر نہ رکھنے کی وجہ سے فائرنگ کر کے غلہ منڈی
میں کام کرنے والے ایک مزدور کو شدید زخمی کر دیا ہے۔ یہ صرف ایک دو واقعات نہیں ہیں بلکہ
پچھلے کوئی ڈیڑھ دو ماہ سے قبضہ گروپوں کو وہاں پر بالکل کھلی چھٹی دے دی گئی ہے۔ دن دہاڑے
ڈکانوں اور لوگوں کی properties پر قبضے ہو رہے ہیں۔ سارے شہر میں کہرام مچا ہوا ہے۔ میں نے
متعدد مرتبہ ڈی۔ پی۔ او اور آر۔ پی۔ او صاحب کی اس جانب توجہ مبذول کروائی ہے لیکن کوئی اثر
نہیں ہوا۔ عوام اور میڈیا میں اس بارے میں بہت واویلا ہے۔ وہاں پر ایک thorough
operation کی ضرورت ہے۔ میرے خیال میں وہاں کی پولیس بھی اس میں شامل ہے کیونکہ یہ

قبضے پولیس کی موجودگی میں کروائے گئے ہیں۔ ایمر جنسی نمبر 15 پر اطلاع دینے کے باوجود بھی دودھ گھنٹے تک متعلقہ جگہ پر پولیس نہیں پہنچتی اور قبضہ گروپوں کے خلاف کوئی کارروائی نہیں ہو رہی۔

جناب سپیکر! میں آپ کی وساطت سے وزیر داخلہ اور وزیر پارلیمانی امور سے گزارش کروں گا کہ وہ اس جانب خصوصی توجہ دیں اور متعلقہ حکام کی سرزنش کریں۔ انہیں ادھر بلوائیں اور پوچھیں کہ میرے علاقے تحصیل ہارون آباد اور ضلع بہاول نگر میں اتنی زیادہ unrest کیوں ہے؟

جناب سپیکر: چودھری مظہر اقبال صاحب! آپ کے concerns آگئے ہیں اور آپ کی بات بڑی جائز ہے۔ میں وزیر قانون سے کہوں گا کہ آپ چودھری مظہر اقبال کے ساتھ بیٹھیں اور ان کے concerns کو دُور کریں۔ متعلقہ DPO اور RPO سے اس بارے میں بات کریں اور پھر کل مجھے اس حوالے سے ہونے والی update سے آگاہ بھی کریں۔

جناب جاوید اختر (پی پی-287): جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: سردار جاوید اختر صاحب! پہلے Government Business کو take up کر لیں دیں اس کے بعد آپ کو بات کرنے کے لئے وقت دیا جائے گا۔

جناب طارق مسیح گل: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: جی، مہربانی کر کے جلدی سے بات کر لیں۔

معزز ممبر کا اقلیتی کمیونٹی کی طرف سے محکمہ اقلیتی امور

کے لئے وزیر بنانے کا مطالبہ

جناب طارق مسیح گل: جناب سپیکر! سب سے پہلے آپ کا شکریہ کہ آپ نے مجھے بات کرنے کا موقع عنایت کیا ہے۔ میں آپ کی وساطت سے اس معزز ایوان کے نوٹس میں ایک بات لانا چاہتا ہوں کہ پاکستان کے صوبہ پنجاب میں مختلف اقلیتیں رہتی ہیں جبکہ اقلیتوں کا کوئی وزیر نہیں بنایا گیا۔ اقلیتوں کا کوئی وزیر نہ ہونے کی وجہ سے محکمہ اقلیتی امور میں جو اندھیر نگری اس وقت چل رہی ہے اس کی مثال آپ کو کہیں نہیں ملے گی۔ آپ یقین کریں کہ پچھلے ساڑھے تین سال سے سیکشن آفیسر (ایڈمن) کی سیٹ پر جو آدمی تعینات ہے وہ انتہائی ہٹ دھرمی سے کام کر رہا ہے اور ہماری

کوئی بات سننے کے لئے تیار نہیں ہے۔ اس کے رویے کی وجہ سے ہماری سکھ برادری، ہندو برادری اور مسیحی برادری بہت زیادہ پریشان ہے۔

جناب سپیکر: جناب طارق مسیح گل صاحب! امید ہے کہ جلد ہی کسی کو وزیر اقلیتی امور نامزد کر دیا جائے گا۔ جناب محمد بشارت راجہ صاحب! جناب طارق مسیح گل صاحب نے اپنے کچھ concerns کا اظہار کیا ہے۔ یہ بڑی جائز بات ہے۔ میں معزز رکن سے اتفاق کرتا ہوں۔ آپ ان کے concerns سن لیں اور ان کو resolve کروائیں۔

جناب حبیب کوک رفیق بابو: جناب سپیکر! ہمیں تو ایسی کوئی پریشانی نہیں ہے۔ آج بھی وزیر اعلیٰ صاحب کے دفتر میں دیوالی کے دن کے حوالے سے ایک تقریب منعقد ہوئی ہے اور وزیر اعلیٰ صاحب نے خود ہمارے ساتھ مل کر کیک کاٹا ہے۔

جناب طارق مسیح گل: جناب سپیکر! میں public کی بات کر رہا ہوں۔ ہماری اقلیتی برادری کے بہت سے کام زکے ہوئے ہیں۔ ہمارے گرجا گھروں کے کام نہیں ہو رہے۔

جناب جاوید اختر (پی پی-287): جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: سردار جاوید اختر صاحب! اب ہم Government Business take up کرنے لگے ہیں۔ آپ مہربانی کریں۔

جناب جاوید اختر (پی پی-287): جناب سپیکر! میں پوائنٹ آف آرڈر پر انتہائی اہم بات کرنا چاہتا ہوں۔

جناب سپیکر: جی، آپ بات کر لیں لیکن یہ آخری پوائنٹ آف آرڈر ہے۔

جناب جاوید اختر (پی پی-287): جناب سپیکر! Punjab Health Facilities Management Company (PHFMC) کے ملازمین باہر سڑک پر کئی روز سے احتجاج کر رہے ہیں۔

جناب سپیکر: جناب جاوید اختر صاحب! اس حوالے سے جناب محمد بشارت راجہ صاحب کی ڈیوٹی لگائی گئی ہے اور راجہ صاحب نے ان کے ساتھ negotiate کرنا ہے۔ انشاء اللہ تعالیٰ یہ مسئلہ آج حل ہو جائے گا۔

جناب جاوید اختر (پی پی-287): جناب سپیکر! ان ملازمین کو تین سال کا contract دے دیں تاکہ ان کا service structure بن جائے۔

جناب سپیکر: جناب جاوید اختر صاحب! آپ اس حوالے سے جناب محمد بشارت راجہ صاحب سے بات کر لیں۔ حکومت نے اس حوالے سے ہدایات دے دی ہیں اور جناب محمد بشارت راجہ صاحب کی ڈیوٹی لگ گئی ہے کہ وہ ان ملازمین کے ساتھ negotiate کریں۔

جناب جاوید اختر (پی پی-287): جناب سپیکر! بہت شکریہ

سرکاری کارروائی

مسودہ قانون

(جو متعارف ہوا)

مسودہ قانون پنجاب احساس پروگرام 2022

MR SPEAKER: Now, we take up the Punjab Ehsaas Programme Bill 2022. Minister for Parliamentary Affairs may introduce the Bill.

MINISTER FOR COOPERATIVES, ENVIRONMENT PROTECTION & PARLIAMENTARY AFFAIRS (Mr. Muhammad Basharat Raja):

Mr Speaker! I introduce the Punjab Ehsaas Programme Bill 2022.”

MR SPEAKER: The Punjab Ehsaas Programme Bill 2022 has been introduced. Minister for Parliamentary Affairs may move his motion for suspension of rules.

قواعد کی معطلی کی تحریک

MINISTER FOR COOPERATIVES, ENVIRONMENT PROTECTION & PARLIAMENTARY AFFAIRS (Mr. Muhammad Basharat Raja):

Mr Speaker! I move:

“That the requirements of rules 93, 94, 95 and all other relevant rules of the Rules of Procedure of the Provincial Assembly of the Punjab 1997 may be dispensed with under rule 234 of the said Rules, for immediate consideration of the Punjab Ehsaas Programme Bill 2022.”

MR SPEAKER: The motion moved is:

“That the requirements of rules 93, 94, 95 and all other relevant rules of the Rules of Procedure of the Provincial Assembly of the Punjab 1997 may be dispensed with under rule 234 of the said Rules, for immediate consideration of the Punjab Ehsaas Programme Bill 2022.”

The motion moved and the question is:

“That the requirements of rules 93, 94, 95 and all other relevant rules of the Rules of Procedure of the Provincial Assembly of the Punjab 1997 may be dispensed with under rule 234 of the said Rules, for immediate consideration of the Punjab Ehsaas Programme Bill 2022.”

(The motion was carried.)

مسودات قانون

(جو زیر غور لائے گئے)

مسودہ قانون پنجاب احساس پروگرام 2022

MR SPEAKER: First reading starts. Minister for Parliamentary Affairs may move the motion for consideration of the Bill.

MINISTER FOR COOPERATIVES, ENVIRONMENT PROTECTION & PARLIAMENTARY AFFAIRS (Mr. Muhammad Basharat Raja):

Mr Speaker! I move:

“That the Punjab Ehsaas Programme Bill 2022, be taken into consideration at once.”

MR SPEAKER: The motion moved is:

“That the Punjab Ehsaas Programme Bill 2022, be taken into consideration at once.”

Since there is no amendment in it, the question is:

“That the Punjab Ehsaas Programme Bill 2022, be taken into consideration at once.”

(The motion was carried.)

CLAUSES 3 TO 24

MR SPEAKER: Second reading starts. Now, we take up the Bill clause by clause. Now, Clauses 3 to 24 of the Bill are under consideration.

Since there is no amendment in these clauses, the question is:

“That the Clauses 3 to 24 of the Bill, do stand part of the Bill.”

(The motion was carried.)

CLAUSE 2, CLAUSE 1, PREAMBLE AND LONG TITLE

MR SPEAKER: Now, Clause 2, Clause 1, Preamble and Long Title of the Bill are under consideration. Since there is no amendment in them, the question is:

“That Clause 2, Clause 1, Preamble and Long Title of the Bill, do stand part of the Bill.”

(The motion was carried.)

MR SPEAKER: Third reading starts. Minister for Parliamentary Affairs may move the motion for passage of the Bill.

MINISTER FOR COOPERATIVES, ENVIRONMENT PROTECTION & PARLIAMENTARY AFFAIRS (Mr. Muhammad Basharat Raja):

Mr Speaker! I move:

“That the Punjab Ehsaas Programme Bill 2022, be passed.”

MR SPEAKER: The motion moved is:

“That the Punjab Ehsaas Programme Bill 2022, be passed.”

Now, the question is:

“That the Punjab Ehsaas Programme Bill 2022, be passed.”

(The motion was carried.)

(The Bill is passed.)

Applause!

مسودہ قانون مقامی حکومت پنجاب 2021 سے متعلق

جناب گورنر کے پیغام کو زیر غور لایا جانا

MR SPEAKER: Now, we take up the Punjab Local Government Bill 2021. Minister for Parliamentary Affairs may move the motion for consideration of the message of the Governor.

MINISTER FOR COOPERATIVES, ENVIRONMENT PROTECTION & PARLIAMENTARY AFFAIRS (Mr. Muhammad Basharat Raja):

Mr Speaker! I move:

“That the message of the Governor in respect of the Punjab Local Government Bill 2021, as passed by the Assembly on 14 September 2022, be taken into consideration at once.”

MR SPEAKER: The motion moved is:

“That the message of the Governor in respect of the Punjab Local Government Bill 2021, as received and circulated, is taken into consideration at once.”

Minister for Parliamentary Affairs may move the motion for reconsideration of the Bill.

مسودہ قانون مقامی حکومت پنجاب 2021 کو آئین کے

قاعدہ (b) (2) 116 کے تحت از سر نو زیر غور لایا جانا

MINISTER FOR COOPERATIVES, ENVIRONMENT PROTECTION & PARLIAMENTARY AFFAIRS (Mr. Muhammad Basharat Raja):

Mr Speaker! I move:

“That the Punjab Local Government Bill 2021, as originally passed by the Assembly and returned by the Governor under Article 116(2)(b) of the Constitution, be reconsidered by the Assembly in the light of the message of the Governor.”

MR SPEAKER: The motion moved is:

“That the Punjab Local Government Bill 2021, as originally passed by the Assembly and returned by the Governor under Article 116(2)(b) of the Constitution, be reconsidered by the Assembly in the light of the message of the Governor.”

The motion moved and the question is:

“That the Punjab Local Government Bill 2021, as originally passed by the Assembly and returned by the Governor under Article 116(2)(b) of the Constitution, be reconsidered by the Assembly in the light of the message of the Governor.”

(The motion was carried.)

MR SPEAKER: Since the motion for reconsideration of the Bill has been carried and amendment have been proposed in the Bill. We take up the clauses in which amendment have been proposed. Now, we take up Clause 10 Minister for Parliamentary Affairs may move his amendment in clause 10.

CLAUSE 10

MINISTER FOR COOPERATIVES, ENVIRONMENT PROTECTION,
& PARLIAMENTARY AFFAIRS (Mr. Muhammad Basharat Raja):

Mr Speaker! I move:

“That for clause 10, the following shall be substituted:

“10. Delimitation of Union Councils by the Election Commission.— (1) The Election Commission shall delimit the Union Councils under the Elections Act in the prescribed manner.

(2) The local areas of Union Councils shall be identified with a specific number given by Election Commission and name which may be assigned by the Government.

(3) The Election Commission shall delimit the urban area in a district constituting the Metropolitan Corporation, defunct Municipal Corporation, defunct Municipal Committee, defunct Town Committee demarcated and constituted under the Punjab Local Government Act, 2019 (XIII of 2019) into urban Union Councils, with an average population of twenty five thousand.

(4) Subject to subsection (3), the Election Commission shall delimit rural area in a District Council into rural Union Councils, with an average population of twenty five thousand.

(5) Government may through a notification in official gazette, declare a rural Union Council having urban characteristics as Urban Union Council on the recommendation of Deputy Commissioner concerned.

(6) Government may through a notification in official gazette, declare an urban Union Council as rural Union Council, if the local area has no urban characteristics, on the recommendation of Deputy Commissioner concerned:

Provided that any change under sub-section (5) and (6) shall be effective from the next elections of such local governments.”

MR SPEAKER: The motion moved is:

“That for clause 10, the following shall be substituted:

“10. Delimitation of Union Councils by the Election Commission.– (1) The Election Commission shall delimit the Union Councils under the Elections Act in the prescribed manner.

(2) The local areas of Union Councils shall be identified with a specific number given by Election Commission and name which may be assigned by the Government.

(3) The Election Commission shall delimit the urban area in a district constituting the Metropolitan Corporation, defunct Municipal Corporation, defunct Municipal Committee, defunct Town Committee demarcated and constituted under the Punjab Local Government Act, 2019 (XIII of 2019) into urban Union Councils, with an average population of twenty five thousand.

(4) Subject to subsection (3), the Election Commission shall delimit rural area in a District Council into

rural Union Councils, with an average population of twenty five thousand.

(5) Government may through a notification in official gazette, declare a rural Union Council having urban characteristics as Urban Union Council on the recommendation of Deputy Commissioner concerned.

(6) Government may through a notification in official gazette, declare an urban Union Council as rural Union Council, if the local area has no urban characteristics, on the recommendation of Deputy Commissioner concerned:

Provided that any change under sub-section (5) and (6) shall be effective from the next elections of such local governments.”

The motion moved and the question is:

“That for clause 10, the following shall be substituted:

“10. Delimitation of Union Councils by the Election Commission.— (1) The Election Commission shall delimit the Union Councils under the Elections Act in the prescribed manner.

(2) The local areas of Union Councils shall be identified with a specific number given by Election Commission and name which may be assigned by the Government.

(3) The Election Commission shall delimit the urban area in a district constituting the Metropolitan Corporation, defunct Municipal Corporation, defunct Municipal Committee, defunct

Town Committee demarcated and constituted under the Punjab Local Government Act, 2019 (XIII of 2019) into urban Union Councils, with an average population of twenty five thousand.

(4) Subject to subsection (3), the Election Commission shall delimit rural area in a District Council into rural Union Councils, with an average population of twenty five thousand.

(5) Government may through a notification in official gazette, declare a rural Union Council having urban characteristics as Urban Union Council on the recommendation of Deputy Commissioner concerned.

(6) Government may through a notification in official gazette, declare an urban Union Council as rural Union Council, if the local area has no urban characteristics, on the recommendation of Deputy Commissioner concerned:

Provided that any change under sub-section (5) and (6) shall be effective from the next elections of such local governments.”

(The motion was carried.)

CLAUSE 187

MR SPEAKER:Now, we take up Clause 187 Minister for Parliamentary Affairs may move his amendment in clause 187.

**MINISTER FOR COOPERATIVES, ENVIRONMENT PROTECTION,
& PARLIAMENTARY AFFAIRS (Mr. Muhammad Basharat Raja):**

Mr Speaker! I move:

“That for clause 187, the following shall be substituted:

“187. **Punjab Local Government Service.**— (1) The local government service continued under the Punjab Local Government Act, 2019 (XIII of 2019) shall continue, and be called the Punjab Local Government Service and the terms and conditions of the service shall be governed under the respective laws and rules made thereunder.

(2) The employees of the Punjab Local Government Service shall be appointed through Punjab Public Service Commission.

(3) The employees of the Punjab Local Government Service shall be liable to serve anywhere within the province for the purposes of the Act.

(4) All the employees of the Punjab Local Government Service appointed through Punjab Public Service Commission against sanctioned posts on contract basis, prior to commencement of the Act, shall stand regularized in the Punjab Local Government Service on completion of their contract period.”

MR SPEAKER: The motion moved is:

“That for clause 187, the following shall be substituted:

“187. **Punjab Local Government Service.**— (1) The local government service continued under the Punjab Local Government Act, 2019 (XIII of 2019) shall continue, and be called the Punjab Local Government Service and the terms and conditions of the service shall be governed under the respective laws and rules made thereunder.

(2) The employees of the Punjab Local Government Service shall be appointed through Punjab Public Service Commission.

(3) The employees of the Punjab Local Government Service shall be liable to serve anywhere within the province for the purposes of the Act.

(4) All the employees of the Punjab Local Government Service appointed through Punjab Public Service Commission against sanctioned posts on contract basis, prior to commencement of the Act, shall stand regularized in the Punjab Local Government Service on completion of their contract period.”

The motion moved and the question is:

“That for clause 187, the following shall be substituted:

“**187. Punjab Local Government Service.**— (1) The local government service continued under the Punjab Local Government Act, 2019 (XIII of 2019) shall continue, and be called the Punjab Local Government Service and the terms and conditions of the service shall be governed under the respective laws and rules made thereunder.

(2) The employees of the Punjab Local Government Service shall be appointed through Punjab Public Service Commission.

(3) The employees of the Punjab Local Government Service shall be liable to serve anywhere within the province for the purposes of the Act.

(4) All the employees of the Punjab Local Government Service appointed through Punjab Public Service Commission against sanctioned posts on contract basis, prior to commencement of the Act, shall stand regularized in the Punjab Local Government Service on completion of their contract period.”

(The motion was carried.)

MR SPEAKER: Minister for Parliamentary Affairs may move the motion for passage of the Bill.

**MINISTER FOR COOPERATIVES, ENVIRONMENT PROTECTION,
& PARLIAMENTARY AFFAIRS (Mr. Muhammad Basharat Raja):**

Mr Speaker! I move:

“That the Punjab Local Government Bill 2021, as amended, be passed again.”

MR SPEAKER: The motion moved is:

“That the Punjab Local Government Bill 2021, as amended, be passed again.”

The motion moved and the question is:

“That the Punjab Local Government Bill 2021, as amended, be passed again.”

(The motion was carried.)

(The Bill after reconsideration by the Assembly,
as amended is passed again.)

Applause!

مسودہ قانون (ترمیم) پیشہ وارانہ تحفظ و صحت پنجاب 2020 سے
متعلق جناب گورنر کے پیغام کو زیر غور لایا جانا

SPEAKER: Now, we take up the Punjab Occupational Safety and Health (Amendment) Bill 2020. Minister for Parliamentary Affairs may move the motion for consideration of the message of the Governor.

**MINISTER FOR COOPERATIVES, ENVIRONMENT PROTECTION,
& PARLIAMENTARY AFFAIRS (Mr. Muhammad Basharat Raja):**

Mr Speaker! I move:

“That the message of the Governor in respect of the Punjab Occupational Safety and Health (Amendment) Bill 2020, as passed by the Assembly on 12 September 2022, be taken into consideration at once.”

MR SPEAKER: The motion moved is:

“That the message of the Governor in respect of the Punjab Occupational Safety and Health (Amendment) Bill 2020, as received and circulated, is taken into consideration at once.”

Minister for Parliamentary Affairs may move the motion for reconsideration of the Bill.

مسودہ قانون (ترمیم) پیشہ وارانہ تحفظ و صحت پنجاب 2020 کو
آئین کے قاعدہ (b) (2) 116 کے تحت از سر نو زیر غور لایا جانا

MINISTER FOR COOPERATIVES, ENVIRONMENT PROTECTION,
& PARLIAMENTARY AFFAIRS (Mr. Muhammad Basharat Raja):

Mr Speaker! I move:

“That the Punjab Occupational Safety and Health (Amendment) Bill 2020, as originally passed by the Assembly and returned by the Governor under Article 116(2)(b) of the Constitution, be reconsidered by the Assembly in the light of the message of the Governor.”

MR SPEAKER: The motion moved is:

“That the Punjab Occupational Safety and Health (Amendment) Bill 2020, as originally passed by the Assembly and returned by the Governor under Article 116(2)(b) of the Constitution, be reconsidered by the Assembly in the light of the message of the Governor.”

The motion moved and the question is:

“That the Punjab Occupational Safety and Health (Amendment) Bill 2020, as originally passed by the Assembly and returned by the Governor under Article 116(2)(b) of the Constitution, be reconsidered by the Assembly in the light of the message of the Governor.”

(The motion was carried.)

MR SPEAKER: Since the motion for reconsideration of the Bill has been carried and no specific amendment has been proposed in any clause of the Bill. Minister for Parliamentary Affairs may move the motion for passage of the Bill.

**MINISTER FOR COOPERATIVES, ENVIRONMENT PROTECTION,
& PARLIAMENTARY AFFAIRS (Mr. Muhammad Basharat Raja):**

Mr Speaker! I move:

“That the Punjab Occupational Safety and Health (Amendment) Bill 2020, as originally passed by the Assembly, be passed again.”

MR SPEAKER: The motion moved is:

“That the Punjab Occupational Safety and Health (Amendment) Bill 2020, as originally passed by the Assembly, be passed again.”

The motion moved and the question is:

“That the Punjab Occupational Safety and Health (Amendment) Bill 2020, as originally passed by the Assembly, be passed again.”

(The motion was carried.)

(The Bill after reconsideration by the Assembly
is passed again.)

Applause!

مسودہ قانون (ترمیم) سیڈ کارپوریشن پنجاب 2022

MR SPEAKER:Now, we take up the Punjab Seed Corporation (Amendment) Bill 2022. Minister for Parliamentary Affairs may move the motion for consideration of the message of the Governor.

**MINISTER FOR COOPERATIVES, ENVIRONMENT PROTECTION,
& PARLIAMENTARY AFFAIRS (Mr. Muhammad Basharat Raja):**

Mr Speaker! I move:

“That the message of the Governor in respect of the Punjab Seed Corporation (Amendment) Bill 2022, as passed by the Assembly on 12 September 2022, be taken into consideration at once.”

MR SPEAKER: The motion moved is:

“That the message of the Governor in respect of the Punjab Seed Corporation (Amendment) Bill 2022, as received and circulated, is taken into consideration at once.”

Minister for Parliamentary Affairs may move the motion for reconsideration of the Bill.

مسودہ قانون (ترمیم) سیڈ کارپوریشن پنجاب 2022 کو آئین
کے قاعدہ (b) (2) 116 کے تحت از سر نو زیر غور لایا جانا

MINISTER FOR COOPERATIVES, ENVIRONMENT PROTECTION,
& PARLIAMENTARY AFFAIRS (Mr. Muhammad Basharat Raja):

Mr Speaker! I move:

“That the Punjab Seed Corporation (Amendment) Bill 2022, as originally passed by the Assembly and returned by the Governor under Article 116(2)(b) of the Constitution, be reconsidered by the Assembly in the light of the message of the Governor.”

MR SPEAKER: The motion moved is:

“That the Punjab Seed Corporation (Amendment) Bill 2022, as originally passed by the Assembly and returned by the Governor under Article 116(2)(b) of the Constitution, be reconsidered by the Assembly in the light of the message of the Governor.”

The motion moved and the question is:

“That the Punjab Seed Corporation (Amendment) Bill 2022, as originally passed by the Assembly and returned by the Governor under Article 116(2)(b) of the Constitution, be reconsidered by the Assembly in the light of the message of the Governor.”

(The motion was carried.)

MR SPEAKER: Since the motion for reconsideration of the Bill has been carried and no specific amendment has been proposed in any clause of the Bill. Minister for Parliamentary Affairs may move the motion for passage of the Bill.

MINISTER FOR COOPERATIVES, ENVIRONMENT PROTECTION, & PARLIAMENTARY AFFAIRS (Mr. Muhammad Basharat Raja): Mr Speaker, I move:

“That the Punjab Seed Corporation (Amendment) Bill 2022, as originally passed by the Assembly, be passed again.”

MR SPEAKER: The motion moved is:

“That the Punjab Seed Corporation (Amendment) Bill 2022, as originally passed by the Assembly, be passed again.”

The motion moved and the question is:

“That the Punjab Seed Corporation (Amendment) Bill 2022, as originally passed by the Assembly, be passed again.”

(The motion was carried.)

(The Bill after reconsideration by the Assembly
is passed again.)

Applause!

مسودہ قانون (ترمیم) فیکٹریز 2022

MR SPEAKER: Now, we take up the Factories (Amendment) Bill 2022. Minister for Parliamentary Affairs may move the motion for consideration of the message of the Governor.

**MINISTER FOR COOPERATIVES, ENVIRONMENT PROTECTION,
& PARLIAMENTARY AFFAIRS (Mr. Muhammad Basharat Raja):**

Mr Speaker! I move:

“That the message of the Governor in respect of the Factories (Amendment) Bill 2022, as passed by the Assembly on 12 September 2022, be taken into consideration at once.”

MR SPEAKER: The motion moved is:

“That the message of the Governor in respect of the Factories (Amendment) Bill 2022, as received and circulated, is taken into consideration at once.”

Minister for Parliamentary Affairs may move the motion for reconsideration of the Bill.

مسودہ قانون (ترمیم) فیکٹریز 2022 کو آئین کے قاعدہ (b) (2) 116 کے
تحت جناب گورنر کے پیغام کی روشنی میں زیر غور لایا جانا

**MINISTER FOR COOPERATIVES, ENVIRONMENT PROTECTION,
& PARLIAMENTARY AFFAIRS (Mr. Muhammad Basharat Raja):**

Mr Speaker! I move:

“That the Factories (Amendment) Bill 2022, as originally passed by the Assembly and returned by the Governor under Article 116(2)(b) of the Constitution, be reconsidered by the Assembly in the light of the message of the Governor.”

MR SPEAKER: The motion moved is:

“That the Factories (Amendment) Bill 2022, as originally passed by the Assembly and returned by the Governor under Article 116(2)(b) of the Constitution, be reconsidered by the Assembly in the light of the message of the Governor.”

The motion moved and the question is:

“That the Factories (Amendment) Bill 2022, as originally passed by the Assembly and returned by the Governor under Article 116(2)(b) of the Constitution, be reconsidered by the Assembly in the light of the message of the Governor.”

(The motion was carried.)

MR SPEAKER: Since the motion for reconsideration of the Bill has been carried and no specific amendment has been proposed in any clause of the Bill. Minister for Parliamentary Affairs may move the motion for passage of the Bill.

**MINISTER FOR COOPERATIVES, ENVIRONMENT PROTECTION,
& PARLIAMENTARY AFFAIRS (Mr. Muhammad Basharat Raja):**

Mr Speaker! I move:

“That the Factories (Amendment) Bill 2022, as originally passed by the Assembly, be passed again.”

MR SPEAKER: The motion moved is:

“That the Factories (Amendment) Bill 2022, as originally passed by the Assembly, be passed again.”

The motion moved and the question is:

“That the Factories (Amendment) Bill 2022, as originally passed by the Assembly, be passed again.”

(The motion was carried.)

(The Bill after reconsideration by the Assembly
is passed again.)

Applause!

مسودہ قانون (ترمیم) جنگلات 2022

MR SPEAKER: Now, we take up the Forest (Amendment) Bill 2022. Minister for Parliamentary Affairs may move the motion for consideration of the message of the Governor.

**MINISTER FOR COOPERATIVES, ENVIRONMENT PROTECTION,
& PARLIAMENTARY AFFAIRS (Mr. Muhammad Basharat Raja):**

Mr Speaker! I move:

“That the message of the Governor in respect of the Forest (Amendment) Bill 2022, as passed by the Assembly on 12 September 2022, be taken into consideration at once.”

MR SPEAKER: The motion moved is:

“That the message of the Governor in respect of the Forest (Amendment) Bill 2022, as received and circulated, is taken into consideration at once.”

Minister for Parliamentary Affairs may move the motion for reconsideration of the Bill.

مسودہ قانون (ترمیم) جنگلات 2022 کو آئین کے قاعدہ (b) (2) 116 کے
تحت جناب گورنر کے پیغام کی روشنی میں زیر غور لایا جانا

**MINISTER FOR COOPERATIVES, ENVIRONMENT PROTECTION,
& PARLIAMENTARY AFFAIRS (Mr. Muhammad Basharat Raja):**

Mr Speaker! I move:

“That the Forest (Amendment) Bill 2022, as originally passed by the Assembly and returned by the Governor under Article 116(2)(b) of the Constitution, be reconsidered by the Assembly in the light of the message of the Governor.”

MR SPEAKER: The motion moved is:

“That the Forest (Amendment) Bill 2022, as originally passed by the Assembly and returned by the Governor under Article 116(2)(b) of the Constitution, be reconsidered by the Assembly in the light of the message of the Governor.”

The motion moved and the question is:

“That the Forest (Amendment) Bill 2022, as originally passed by the Assembly and returned by the Governor under Article 116(2)(b) of the Constitution, be reconsidered by the Assembly in the light of the message of the Governor.”

(The motion was carried.)

MR SPEAKER: Since the motion for reconsideration of the Bill has been carried and no specific amendment has been proposed in any clause of the Bill. Minister for Parliamentary Affairs may move the motion for passage of the Bill.

**MINISTER FOR COOPERATIVES, ENVIRONMENT PROTECTION,
& PARLIAMENTARY AFFAIRS (Mr. Muhammad Basharat Raja):**

Mr Speaker! I move:

“That the Forest (Amendment) Bill 2022, as originally passed by the Assembly, be passed again.”

MR SPEAKER: The motion moved is:

“That the Forest (Amendment) Bill 2022, as originally passed by the Assembly, be passed again.”

The motion moved and the question is:

“That the Forest (Amendment) Bill 2022, as originally passed by the Assembly, be passed again.”

(The motion was carried.)

(The Bill after reconsideration by the Assembly
is passed again.)

Applause!

جناب سپیکر: جناب علی افضل ساہی، وزیر مواصلات و تعمیرات ایک قرارداد پیش کرنے کے لئے
قواعد کی معطلی کی تحریک پیش کرنا چاہتے ہیں۔ محرک اپنی تحریک پیش کریں۔

قواعد کی معطلی کی تحریک

وزیر مواصلات و تعمیرات (جناب علی افضل ساہی): جناب سپیکر! میں یہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ:

"قواعد انضباط کار صوبائی اسمبلی پنجاب بابت 1997 کے قاعدہ 234 کے تحت قاعدہ 115 اور دیگر متعلقہ قواعد کو معطل کر کے سینیٹر جناب اعظم خان سواتی کی غیر قانونی گرفتاری کے حوالے سے ایک مذمتی قرارداد پیش کرنے کی اجازت دی جائے۔"

جناب سپیکر: یہ تحریک پیش کی گئی ہے کہ:

"قواعد انضباط کار صوبائی اسمبلی پنجاب بابت 1997 کے قاعدہ 234 کے تحت قاعدہ 115 اور دیگر متعلقہ قواعد کو معطل کر کے سینیٹر جناب اعظم خان سواتی کی غیر قانونی گرفتاری کے حوالے سے ایک مذمتی قرارداد پیش کرنے کی اجازت دی جائے۔"

اس تحریک کی کسی نے مخالفت نہیں کی سب سوال یہ ہے کہ:

"قواعد انضباط کار صوبائی اسمبلی پنجاب بابت 1997 کے قاعدہ 234 کے تحت قاعدہ 115 اور دیگر متعلقہ قواعد کو معطل کر کے سینیٹر جناب اعظم خان سواتی کی غیر قانونی گرفتاری کے حوالے سے ایک قرارداد پیش کرنے کی اجازت دی جائے۔"

(تحریک منظور ہوئی)

قرارداد

جناب سپیکر: اب محرک اپنی قرارداد پیش کریں۔

معزز ایوان کا سینیٹر جناب اعظم خان سواتی کی غیر قانونی گرفتاری اور

ان پر امپورٹڈ حکومت کا جسمانی و ذہنی تشدد کرنے پر اظہار مذمت

وزیر مواصلات و تعمیرات (جناب علی افضل ساہی): جناب سپیکر! میں قرارداد پیش کرتا ہوں کہ:

"پنجاب اسمبلی کا یہ ایوان سینیٹر جناب اعظم خان سواتی کی رات کے

اندھیرے میں غیر قانونی گرفتاری اور ان پر امپورٹڈ حکومت کی ایما پر

ہونے والے ظلم و ستم و بیہمانہ جسمانی و ذہنی تشدد کی پُر زور مذمت کرتا ہے۔ امپورٹڈ حکومت اعظم خان سواتی پر ریاستی جبر کے پہاڑ توڑ رہی ہے۔ ان کے بطور پارلیمنٹیرین حقوق کو بھی پامال کیا جا رہا ہے۔ آزادی رائے کسی بھی مہذب معاشرے کا لازمی جز ہے۔ امپورٹڈ حکومت یہ کام صرف حقیقی آزادی مارچ کو روکنے کے لئے کر رہی ہے مگر ظلم و ستم کی یہ تاریک رات بس ختم ہونے کو ہے اور جناب عمران خان کی قیادت میں قوم فرسودہ نظام سے آزادی کے قریب تر ہے۔

یہ ایوان جناب اعظم خان سواتی سے ان مشکل حالات میں مکمل اظہارِ بے چینی کرتا ہے اور وفاقی حکومت سے اس امر کا مطالبہ کرتا ہے کہ ان پر قائم کردہ جھوٹے اور بے بنیاد مقدمات کو فی الفور واپس لیا جائے اور انہیں فوری طور پر رہا کیا جائے۔"

جناب سپیکر: یہ قرارداد پیش کی گئی ہے کہ:

"پنجاب اسمبلی کا یہ ایوان سینیٹر جناب اعظم خان سواتی کی رات کے اندھیرے میں غیر قانونی گرفتاری اور ان پر امپورٹڈ حکومت کی ایماء پر ہونے والے ظلم و ستم و بیہمانہ جسمانی و ذہنی تشدد کی پُر زور مذمت کرتا ہے۔ امپورٹڈ حکومت اعظم خان سواتی پر ریاستی جبر کے پہاڑ توڑ رہی ہے۔ ان کے بطور پارلیمنٹیرین حقوق کو بھی پامال کیا جا رہا ہے۔ آزادی رائے کسی بھی مہذب معاشرے کا لازمی جز ہے۔ امپورٹڈ حکومت یہ کام صرف حقیقی آزادی مارچ کو روکنے کے لئے کر رہی ہے مگر ظلم و ستم کی یہ تاریک رات بس ختم ہونے کو ہے اور جناب عمران خان کی قیادت میں قوم فرسودہ نظام سے آزادی کے قریب تر ہے۔

یہ ایوان جناب اعظم خان سواتی سے ان مشکل حالات میں مکمل اظہارِ بے چینی کرتا ہے اور وفاقی حکومت سے اس امر کا مطالبہ کرتا ہے کہ ان پر قائم کردہ جھوٹے اور بے بنیاد مقدمات کو فی الفور واپس لیا جائے اور انہیں فوری طور پر رہا کیا جائے۔"

قرارداد پیش کی گئی ہے اور اب سوال یہ ہے کہ:

"پنجاب اسمبلی کا یہ ایوان سینیٹر جناب اعظم خان سواتی کی رات کے اندھیرے میں غیر قانونی گرفتاری اور ان پر ایمورٹڈ حکومت کی ایماء پر ہونے والے ظلم و ستم و بیہمانہ جسمانی و ذہنی تشدد کی پُر زور مذمت کرتا ہے۔ ایمورٹڈ حکومت اعظم خان سواتی پر ریاستی جبر کے پہاڑ توڑ رہی ہے۔ ان کے بطور پارلیمنٹیرین حقوق کو بھی پامال کیا جا رہا ہے۔ آزادی رائے کسی بھی مہذب معاشرے کا لازمی جز ہے۔ ایمورٹڈ حکومت یہ کام صرف حقیقی آزادی مارچ کو روکنے کے لئے کر رہی ہے مگر ظلم و ستم کی یہ تاریک رات بس ختم ہونے کو ہے اور جناب عمران خان کی قیادت میں قوم فرسودہ نظام سے آزادی کے قریب تر ہے۔"

یہ ایوان جناب اعظم خان سواتی سے ان مشکل حالات میں مکمل اظہارِ یکجہتی کرتا ہے اور وفاقی حکومت سے اس امر کا مطالبہ کرتا ہے کہ ان پر قائم کردہ جھوٹے اور بے بنیاد مقدمات کو فی الفور واپس لیا جائے اور انہیں فوری طور پر رہا کیا جائے۔"

(قرارداد منظور ہوئی)

جناب سپیکر: جی، ساہی صاحب!

وزیر مواصلات و تعمیرات (جناب علی افضل ساہی): جناب سپیکر! جس دن سے یہ ایمورٹڈ حکومت برسر اقتدار آئی بلکہ یہ کہنا مناسب ہو گا کہ جس دن سے یہ اقتدار پر غاصب ہوئے ناکامیوں اور مایوسیوں کی ایک لمبی فہرست ہے۔ سارے پاکستان نے دیکھا کہ کس طرح سے اعظم خان سواتی صاحب کو گرفتار کیا گیا۔ یہ آزادی اظہار رائے پر قدغن لگانے کی کوشش ہے۔ اعظم خان سواتی صاحب نے کیا غلطی کی تھی۔ انہوں نے ان کو آئینہ دکھایا تھا۔ انہوں نے criticize کیا جو کہ ان کا حق ہے۔ یہ جو حرکت کی گئی یہ آئین پاکستان کے منافی ہے اور یہ بنیادی انسانی حقوق کی بھی خلاف ورزی ہے۔ جناب سپیکر! میں سمجھتا ہوں کہ یہ جمہوری اقدار کے بھی خلاف ہے۔ ہمارے ایک fellow parliamentarian ہیں جو آج ایک مشکل وقت سے گزر رہے ہیں۔ ان کی صرف

غلطی اور گناہ یہ ہے کہ وہ عمران خان اور ان کی سوچ کے ساتھ کھڑے ہیں۔ عمران خان صاحب نے جو مارچ کی call دی ہے۔ یہ لوگ اس call سے پریشان ہیں اور گھبرائے ہیں۔ میں نے جس طرح کل بھی ذکر کیا تھا کیونکہ جو ضمنی انتخابات ہوئے ہیں یہ ایک ریفرنڈم تھا۔ انہوں نے جب اس ریفرنڈم کا رزلٹ دیکھا تو یہ بوکھلاہٹ کا شکار ہو گئے۔ یہ ہمیں ڈرانے اور جھکانے کی کوشش ہے لیکن الحمد للہ ہم نہ ڈرنے والے ہیں اور نہ جھکنے والے ہیں۔ (نعرہ ہائے تحسین)

کیا شیخ ملے گا گل فشانی کر کے

کیا پائے گا توہین جوانی کر کے

تو آتش دوزخ سے ڈراتا ہے انہیں

جو آگ کو پی جاتے ہیں پانی کر کے

(نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر! ہم لوگ ڈرنے والے ہیں اور نہ جھکنے والے ہیں کیونکہ ہم اپنے لیڈر عمران خان صاحب کی طرح فیض احمد فیض صاحب کے اس فلسفے پر چلتے ہیں کہ۔

جس دھج سے کوئی مقتل میں گیا، وہ شان سلامت رہتی ہے

یہ جان تو آئی جانی ہے، اس جاں کی تو کوئی بات نہیں

جناب سپیکر! وقت سدا ایک سا نہیں رہتا اس لئے میں اپوزیشن میں بیٹھے اپنے معزز دوستوں اور بزرگوں کو یہ باور کرانا چاہتا ہوں کہ حق کے ساتھ کھڑے ہوں اور اپنی جماعت کی پالیسیوں پر صرف اس لئے ساتھ نہ دیں کہ ان کے لیڈران غلط راہ پر چل پڑے ہیں کیونکہ یہ وقت گزر جانا ہے۔ ضمنی الیکشن کا result نوشتہ دیوار ہے کہ اگلا وقت کس کا آ رہا ہے لہذا یہ tables کسی بھی وقت turn ہو سکتے ہیں اس لئے خدا را ہوش کے ناخن لیں اور sanity prevail کرنی چاہئے۔ میں سمجھتا ہوں کہ ظلم و جبر کا نظام اور fascist regime کے طور طریقے بدلنے چاہئیں۔ میں آخر میں ان کی governance پر حبیب جالب صاحب کی ایک نظم پڑھنا چاہوں گا۔

جناب خلیل طاہر سندھو: جناب سپیکر! مجھے بعد میں ضرور موقع دیجئے گا۔

وزیر مواصلات و تعمیرات (جناب علی افضل ساہی): جناب سپیکر! میں ان کی governance پر حبیب جالب صاحب کی ایک نظم پڑھ کر آپ سے اجازت چاہوں گا۔
جناب سپیکر: جی، ساہی صاحب! آپ بولیں۔

وزیر مواصلات و تعمیرات (جناب علی افضل ساہی): میں عرض کرتا ہوں:

حکراں ہو گئے کینے لوگ
خاک میں مل گئے گنینے لوگ
ہر محبتِ وطن ذلیل ہوا
رات کا فاصلہ طویل ہوا
راہزنوں نے جو راہزنی کی تھی
رہبروں نے بھی کیا کمی کی تھی
یہ زمیں تو حسین ہے بے حد
حکمرانوں کی نیتیں ہیں بد
یہ زمیں جب تک لیں گے نہ ہم
اس سے اُگتے رہیں گے یوں ہی غم
خلق صدیوں کے ظلم کی ماری
یوں ہیرا نہ پھیرے گی بیچاری
روٹی، کپڑا اور مکان ہم دیں گے
اہل محنت کو شان ہم دیں گے
یہاں سے خزاں کو مٹائیں گے ہم ہی
فصل گُل لے کر آئیں گے ہم ہی

بہت شکریہ

(نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر: جی، طاہر سندھو صاحب! آپ بولیں۔

جناب خلیل طاہر سندھو: جناب سپیکر! I would like to read Article 19 جس کا میرے چھوٹے بھائی علی ساہی صاحب نے ذکر کیا ہے۔ I hope he will listen very carefully کیونکہ ابھی ان کا کام شروع ہوا ہے اور ہمارے بزرگ افضل ساہی صاحب جہاں دیدہ سیاستدان تھے اور اب بھی ہیں۔ یہ ابھی بچے ہیں اور ان کا کام شروع ہوا ہے اس لئے میں اس آرٹیکل کو پڑھنا چاہتا ہوں۔

جناب شہباز احمد: جناب سپیکر! یہ نازیبا الفاظ استعمال کر رہے ہیں۔

رانا محمد اقبال خان: جناب سپیکر! ان کو interfere نہیں کیا گیا۔

جناب سپیکر: Order in the House! ایسا نہ کریں۔ طاہر سندھو صاحب! آپ بولیں۔ میں نے طاہر صاحب کو floor دیا ہے۔

جناب خلیل طاہر سندھو: جناب سپیکر! آئین کا آرٹیکل 19 یہ ہے کہ:

Every citizen shall have the right to freedom of speech and expression, and there shall be freedom of the press, subject to any reasonable restrictions imposed by law in the interest of the glory of Islam or the integrity, security or defence of Pakistan or any part thereof, friendly relations with foreign States...

خوش قسمتی سے Universal Declaration of Human Rights کا آرٹیکل بھی 19 ہی ہے۔ آئین کے اس آرٹیکل میں یہ ہے کہ آپ اداروں specially اسلام کے خلاف اور اپنی پاک فوج یعنی Defence کے خلاف بات نہیں کریں گے۔ اعظم سواتی صاحب کا جو Tweet ہے وہ بہت dangerous ہے اور اس نے آگ لگانے کی کوشش کی ہے جس کی وجہ سے FIA نے پرچہ دیا اور گرفتار کیا ہے۔ میں اپنے بھائی سے یہ کہنا چاہتا ہوں کہ آپ کی freedom اُس وقت ختم ہو جاتی ہے جہاں سے میری noes شروع ہوتی ہے۔

جناب سپیکر: سندھو صاحب! آپ کا point of view آگیا ہے۔

جناب خلیل طاہر سندھو: جناب سپیکر! میں بھی شعر پڑھنا چاہتا ہوں:

کمیٹے لوگ جب وقار پاتے ہیں اپنی حیثیت بھول جاتے ہیں
کتنے کم ظرف ہیں یہ غبارے چند پھونکوں سے پھول جاتے ہیں

جناب سپیکر: چلیں، ٹھیک ہے۔

رانا محمد اقبال خان: جناب سپیکر! میں نے بھی ایک شعر کہنا ہے۔

جناب سپیکر: جی، رانا صاحب!

رانا محمد اقبال خان: شعر عرض ہے کہ:

ارادے جن کے پختہ ہوں، نظر جن کی خدا پر ہو

طلاطم خیز موجوں سے وہ گھبرا یا نہیں کرتے

اور ہم انشاء اللہ گھبرانے والے نہیں ہیں۔

وزیر آبپاشی (جناب محمد ہاشم ڈوگر): جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: جی، ڈوگر صاحب!

وزیر آبپاشی (جناب محمد ہاشم ڈوگر): جناب سپیکر! بہت شکریہ۔ میں آج بہت حیران ہوں اور

پریشان بھی ہوں کہ ہمارے معزز اداروں کو ہمارے بھائی defend کر رہے ہیں جبکہ اداروں اور

ان کے سربراہوں کے بارے میں بات کرنے کی یہ روایت کس نے قائم کی تھی۔ سب سے پہلے

لندن میں بیٹھے شخص نے آپ کے ملک کے آرمی چیف اور ڈی جی آئی ایس آئی کے نام لے کر ایسی

باتیں کی تھیں اور کاش کہ اسی وقت ان کو لگام پڑی ہوتی تو آج یہ چیزیں یہاں تک نہ پہنچتیں۔ اب

پرچے دینے پڑ رہے ہیں اور لوگوں کو گرفتار کیا جا رہا ہے حالانکہ یہ ساری رسومات ان کی بنائی ہوئی

ہیں اور دکھ یہ ہو رہا ہے کہ یہیں کھڑے ہو کر defend کر رہے ہیں۔

جناب سپیکر: جی، آپ کا point of view آگیا ہے۔

وزیر آبپاشی (جناب محمد ہاشم ڈوگر): جناب سپیکر! ہماری جماعت کے لئے ادارے یا ادارے کے

سربراہ بہت اہم ہیں اور ہم ان کا دفاع کرتے ہیں۔

جناب سپیکر: جی، بالکل صحیح بات ہے۔

وزیر آبپاشی (جناب محمد ہاشم ڈوگر): اور ہم ایسی کوئی بات نہیں کرنا چاہتے لیکن میں سمجھتا ہوں کہ یہ ریکارڈ درست ہونا چاہئے کہ اداروں اور ان کے سربراہوں کے بارے میں بات چیت انہوں نے شروع کی تھی۔
جناب سپیکر: جی، ٹھیک ہے۔ سردار حسنین بہادر دریشک صاحب ایک قرارداد پیش کرنے کے لئے قواعد کی معطلی کی تحریک پیش کرنا چاہتے ہیں۔ محرک اپنی تحریک پیش کریں۔

قواعد کی معطلی کی تحریک

وزیر خوراک و توانائی (سردار حسنین بہادر): جناب سپیکر! میں یہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ:
"قواعد انضباط کار صوبائی اسمبلی پنجاب بابت 1997 کے قاعدہ 234 کے تحت
قاعدہ 115 اور دیگر متعلقہ قواعد کو معطل کر کے صوبہ پنجاب کے آئینی حقوق
کے حوالے سے ایک قرارداد پیش کرنے کی اجازت دی جائے۔"
جناب سپیکر: یہ تحریک پیش کی گئی ہے کہ:

"قواعد انضباط کار صوبائی اسمبلی پنجاب بابت 1997 کے قاعدہ 234 کے تحت
قاعدہ 115 اور دیگر متعلقہ قواعد کو معطل کر کے صوبہ پنجاب کے آئینی حقوق
کے حوالے سے ایک قرارداد پیش کرنے کی اجازت دی جائے۔"
یہ تحریک پیش کی گئی ہے اور اب سوال یہ ہے کہ:

"قواعد انضباط کار صوبائی اسمبلی پنجاب بابت 1997 کے قاعدہ 234 کے تحت
قاعدہ 115 اور دیگر متعلقہ قواعد کو معطل کر کے صوبہ پنجاب کے آئینی حقوق
کے حوالے سے ایک قرارداد پیش کرنے کی اجازت دی جائے۔"
(تحریک منظور ہوئی)

قرارداد

جناب سپیکر: محرک اپنی قرارداد پیش کریں۔

امپورٹڈ وفاقی حکومت کی جانب سے پنجاب حکومت کے فنڈز روکنے سے
اور گندم کی امپورٹ کی اجازت نہ دے کر پنجاب سے وفاق کی عوام
دشمنی عیاں، معزز ایوان کا اظہار مذمت و افسوس

وزیر خوراک و توانائی (سردار حسنین بہادر): جناب سپیکر! میں یہ قرارداد پیش کرتا ہوں کہ:

"پنجاب اسمبلی کا یہ ایوان اس امپورٹڈ وفاقی حکومت کی طرف سے پنجاب کی
منتخب عوامی حکومت اور صوبے کے عوام کے ساتھ غیر قانونی اور غیر آئینی
رویے کی مذمت کرتا ہے۔ امپورٹڈ حکومت کی جانب سے پنجاب کے قانونی
اور آئینی واجبات روک لئے گئے ہیں۔ امپورٹڈ حکومت نے سیلاب زدگان
کے لئے آنے والی امداد میں سے بھی پنجاب کے عوام کو کچھ نہیں دیا۔ سیلاب
زدگان کے لئے گھر بنانے کے لئے بھی امپورٹڈ حکومت کی طرف سے پنجاب
کو کوئی share نہیں دیا گیا۔ واجبات کی عدم ادائیگی کی وجہ سے سیلاب
زدگان کی بحالی کی سرگرمیاں بھی سست روی کا شکار ہیں، 176- ارب روپے
کے واجبات روکے جانے کی وجہ سے ہیلتھ سمیت دیگر سیکٹرز کے پراجیکٹ
متاثر ہو رہے ہیں۔ پنجاب حکومت مریضوں کو مفت ادویات اور سہولتیں دینا
چاہتی ہے لیکن واجبات نہ ملنے کی وجہ سے ان سہولیات کی فراہمی کا عمل بھی
سست روی کا شکار ہے۔ امپورٹڈ حکومت کی کوشش ہے کہ صوبہ پنجاب کے
فنڈز روک کر پنجاب کو کھنڈرات میں تبدیل کیا جائے۔۔۔"

MR SPEAKER: Order in the House. No cross talk please.

وزیر خوراک و توانائی (سردار حسنین بہادر):

"یہ ایوان پنجاب کو گندم کی امپورٹ کی اجازت نہ دینے پر تشویش کا اظہار
کرتا ہے۔ وفاق پہلے بھی گندم امپورٹ کر چکا ہے لیکن پنجاب کو share
نہیں دیا گیا۔ پنجاب میں مختلف وجوہات کی بناء پر رواں سال میں گندم کا
ٹاک نسبتاً کم ہے جس کی سب سے بڑی وجہ پنجاب کی منتخب حکومت پر

بیرونی اشارے پر مارا جانے والا شب خون بھی ہے۔ اس شب خون کے نتیجے میں آنے والی امپورٹڈ حکومت نے مستقبل کی ضروریات کو مد نظر رکھتے ہوئے مطلوبہ مقدار میں گندم کو بروقت سٹاک نہیں کیا جس کی وجہ سے اب حکومت کو سیلاب متاثرین اور دیگر روزمرہ کے استعمال کے لئے گندم کی shortage کا سامنا ہے۔ اس وجہ سے گندم کی بروقت امپورٹ بہت ضروری ہے، سستی گندم پنجاب کے عوام کا حق ہے مگر امپورٹڈ حکومت سیاسی انتقام میں اتنی اندھی ہو چکی ہے کہ ان کو پنجاب کے عوام کا کوئی خیال نہیں۔ دراصل یہ پنجاب کے عوام سے دشمنی ہے اور اس کی ایک بڑی وجہ یہ ہے کہ پنجاب کی عوام نے پہلے 17 جولائی کے ضمنی الیکشن اور اب 16- اکتوبر کے ضمنی الیکشن میں امپورٹڈ حکومت کو بڑے بڑے طریقے سے مسترد کیا ہے۔ پنجاب میں گندم کی قلت پیدا کرنے کی مذموم کوشش کی جا رہی ہے تاکہ یہاں پر امن و امان کی صورت حال کو خراب کر کے سیاسی فوائد حاصل کئے جاسکیں۔ یہاں یہ بات کہنا بھی ضروری ہے کہ پنجاب حکومت نے خود ادا ہوگی کر کے 10 لاکھ میٹرک ٹن گندم امپورٹ کرنے کی اجازت طلب کی تھی جس پر وفاقی عوام دشمن حکومت نے کمال ڈھٹائی سے سرد مہری کا مظاہرہ کیا۔ لہذا یہ ایوان وفاقی حکومت سے اس امر کا مطالبہ کرتا ہے کہ صوبہ پنجاب کو از خود گندم خریدنے کی اجازت دی جائے تاکہ گندم کی قلت کی وجہ سے لوگوں کو مشکلات کا سامنا نہ کرنا پڑے نیز پنجاب کے حصے کے جو قانونی اور آئینی 176- ارب روپے کے واجبات ہیں وہ فوری طور پر ادا کئے جائیں۔"

(اذانِ عشاء)

جناب سپیکر: یہ قرارداد پیش کی گئی ہے کہ:

"پنجاب اسمبلی کا یہ ایوان اس امپورٹڈ وفاقی حکومت کی طرف سے پنجاب کی منتخب عوامی حکومت اور صوبے کے عوام کے ساتھ غیر قانونی اور غیر آئینی رویے کی مذمت کرتا ہے۔ امپورٹڈ حکومت کی جانب سے پنجاب کے قانونی اور آئینی واجبات روک لئے گئے ہیں۔ امپورٹڈ حکومت نے سیلاب زدگان کے لئے آنے والی امداد میں سے بھی پنجاب کے عوام کو کچھ نہیں دیا۔ سیلاب زدگان کے لئے گھر بنانے کے لئے بھی امپورٹڈ حکومت کی طرف سے پنجاب کو کوئی share نہیں دیا گیا۔ واجبات کی عدم ادائیگی کی وجہ سے سیلاب زدگان کی بحالی کی سرگرمیاں بھی سست روی کا شکار ہیں، 176- ارب روپے کے واجبات روکے جانے کی وجہ سے ہیلتھ سمیت دیگر سیکٹرز کے پراجیکٹ متاثر ہو رہے ہیں۔ پنجاب حکومت مریضوں کو مفت ادویات اور سہولتیں دینا چاہتی ہے لیکن واجبات نہ ملنے کی وجہ سے ان سہولیات کی فراہمی کا عمل بھی سست روی کا شکار ہے۔ امپورٹڈ حکومت کی کوشش ہے کہ صوبہ پنجاب کے فنڈز روک کر پنجاب کو کھنڈرات میں تبدیل کیا جائے۔

یہ ایوان پنجاب کو گندم کی امپورٹ کی اجازت نہ دینے پر تشویش کا اظہار کرتا ہے۔ وفاق پہلے بھی گندم امپورٹ کر چکا ہے لیکن پنجاب کو share نہیں دیا گیا۔ پنجاب میں مختلف وجوہات کی بنا پر رواں سال میں گندم کا سٹاک نسبتاً کم ہے جس کی سب سے بڑی وجہ پنجاب کی منتخب حکومت پر بیرونی اشارے پر مارا جانے والا شب خون بھی ہے۔ اس شب خون کے نتیجے میں آنے والی امپورٹڈ حکومت نے مستقبل کی ضروریات کو مد نظر رکھتے ہوئے مطلوبہ مقدار میں گندم کو بروقت سٹاک نہیں کیا جس کی وجہ سے اب حکومت کو سیلاب متاثرین اور دیگر روزمرہ کے استعمال کے لئے گندم کی shortage کا سامنا ہے۔ اس وجہ سے گندم کی بروقت امپورٹ بہت ضروری ہے، سستی گندم پنجاب کے عوام کا حق ہے مگر امپورٹڈ حکومت سیاسی انتقام میں اتنی اندھی ہو چکی ہے کہ ان کو پنجاب کے عوام کا کوئی خیال

نہیں۔ دراصل یہ پنجاب کے عوام سے دشمنی ہے اور اس کی ایک بڑی وجہ یہ ہے کہ پنجاب کی عوام نے پہلے 17 جولائی کے ضمنی الیکشن اور اب 16 اکتوبر کے ضمنی الیکشن میں امپورٹڈ حکومت کو بڑے بڑے طریقے سے مسترد کیا ہے۔ پنجاب میں گندم کی قلت پیدا کرنے کی مذموم کوشش کی جا رہی ہے تاکہ یہاں پر امن و امان کی صورت حال کو خراب کر کے سیاسی فوائد حاصل کئے جاسکیں۔ یہاں یہ بات کہنا بھی ضروری ہے کہ پنجاب حکومت نے خود ادا ہوگی کر کے 10 لاکھ میٹرک ٹن گندم امپورٹ کرنے کی اجازت طلب کی تھی جس پر وفاقی عوام دشمن حکومت نے کمال ڈھٹائی سے سرد مہری کا مظاہرہ کیا۔ لہذا یہ ایوان وفاقی حکومت سے اس امر کا مطالبہ کرتا ہے کہ صوبہ پنجاب کو از خود گندم خریدنے کی اجازت دی جائے تاکہ گندم کی قلت کی وجہ سے لوگوں کو مشکلات کا سامنا نہ کرنا پڑے نیز پنجاب کے حصے کے جو قانونی اور آئینی 176- ارب روپے کے واجبات ہیں وہ فوری طور پر ادا کئے جائیں۔"

یہ قرارداد پیش کی گئی ہے اور اب سوال یہ ہے کہ:

"پنجاب اسمبلی کا یہ ایوان اس امپورٹڈ وفاقی حکومت کی طرف سے پنجاب کی منتخب عوامی حکومت اور صوبے کے عوام کے ساتھ غیر قانونی اور غیر آئینی رویے کی مذمت کرتا ہے۔ امپورٹڈ حکومت کی جانب سے پنجاب کے قانونی اور آئینی واجبات روک لئے گئے ہیں۔ امپورٹڈ حکومت نے سیلاب زدگان کے لئے آنے والی امداد میں سے بھی پنجاب کے عوام کو کچھ نہیں دیا۔ سیلاب زدگان کے لئے گھر بنانے کے لئے بھی امپورٹڈ حکومت کی طرف سے پنجاب کو کوئی share نہیں دیا گیا۔ واجبات کی عدم ادا ہوگی کی وجہ سے سیلاب زدگان کی بحالی کی سرگرمیاں بھی سست روی کا شکار ہیں، 176- ارب روپے کے واجبات روکے جانے کی وجہ سے ہیلیتھ سمیت دیگر سیکٹرز کے پراجیکٹ متاثر ہو رہے ہیں۔ پنجاب حکومت مریضوں کو مفت ادویات اور سہولتیں دینا

چاہتی ہے لیکن واجبات نہ ملنے کی وجہ سے ان سہولیات کی فراہمی کا عمل بھی سست روی کا شکار ہے۔ ایمپورٹ حکومت کی کوشش ہے کہ صوبہ پنجاب کے فنڈز روک کر پنجاب کو کھنڈرات میں تبدیل کیا جائے۔

یہ ایوان پنجاب کو گندم کی ایمپورٹ کی اجازت نہ دینے پر تشویش کا اظہار کرتا ہے۔ وفاق پہلے بھی گندم ایمپورٹ کر چکا ہے لیکن پنجاب کو share نہیں دیا گیا۔ پنجاب میں مختلف وجوہات کی بناء پر رواں سال میں گندم کا سٹاک نسبتاً کم ہے جس کی سب سے بڑی وجہ پنجاب کی منتخب حکومت پر بیرونی اشارے پر مارا جانے والا شب خون بھی ہے۔ اس شب خون کے نتیجے میں آنے والی ایمپورٹ حکومت نے مستقبل کی ضروریات کو مد نظر رکھتے ہوئے مطلوبہ مقدار میں گندم کو بروقت سٹاک نہیں کیا جس کی وجہ سے اب حکومت کو سیلاب متاثرین اور دیگر روزمرہ کے استعمال کے لئے گندم کی shortage کا سامنا ہے۔ اس وجہ سے گندم کی بروقت ایمپورٹ بہت ضروری ہے، سستی گندم پنجاب کے عوام کا حق ہے مگر ایمپورٹ حکومت سیاسی انتقام میں اتنی اندھی ہو چکی ہے کہ ان کو پنجاب کے عوام کا کوئی خیال نہیں۔ دراصل یہ پنجاب کے عوام سے دشمنی ہے اور اس کی ایک بڑی وجہ یہ ہے کہ پنجاب کی عوام نے پہلے 17 جولائی کے ضمنی الیکشن اور اب 16- اکتوبر کے ضمنی الیکشن میں ایمپورٹ حکومت کو بڑے بڑے طریقے سے مسترد کیا ہے۔ پنجاب میں گندم کی قلت پیدا کرنے کی مذموم کوشش کی جا رہی ہے تاکہ یہاں پر امن و امان کی صورت حال کو خراب کر کے سیاسی فوائد حاصل کئے جاسکیں۔ یہاں یہ بات کہنا بھی ضروری ہے کہ پنجاب حکومت نے خود ادا نیگی کر کے 10 لاکھ میٹرک ٹن گندم ایمپورٹ کرنے کی اجازت طلب کی تھی جس پر وفاقی عوام دشمن حکومت نے کمال ڈھٹائی سے سرد مہری کا مظاہرہ کیا۔ لہذا یہ ایوان وفاقی حکومت سے اس امر کا مطالبہ کرتا ہے کہ صوبہ پنجاب کو از خود گندم خریدنے کی اجازت دی جائے

تاکہ گندم کی قلت کی وجہ سے لوگوں کو مشکلات کا سامنا نہ کرنا پڑے نیز پنجاب کے حصے کے جو قانونی اور آئینی 176- ارب روپے کے واجبات ہیں وہ فوری طور پر ادا کئے جائیں۔"

(قرارداد منظور ہوئی)

رانا منور حسین: جناب سپیکر! مجھے بولنے کی اجازت دی جائے۔

جناب سپیکر: رانا صاحب! دریشک صاحب پہلے بات کر لیں تو پھر آپ بات کر لیں۔ جی، منسٹر صاحب! وزیر خوراک و توانائی (سردار حسنین بہادر): جناب سپیکر! میں آپ کا بہت مشکور ہوں کہ آپ نے مجھے بات کرنے کا موقع دیا میں صرف موصوف کے جذبات کو دیکھ کر اپنے خیالات کا اظہار کر رہا ہوں ورنہ میرا یہ خیال تھا کہ میں خاموش رہوں اور ایوان سے چلا جاؤں آپ اچھی طرح واقف ہیں کہ پنجاب ایک زرعی صوبہ ہے اور یہاں پر 75 فیصد گندم پیدا ہوتی ہے لامحالہ یہ credit پنجاب کے کسان کو جاتا ہے جو زمین کا سینہ چیر کر گندم اگاتا ہے جو نہ صرف اپنے صوبے کی غذائی ضروریات پوری کرتا ہے بلکہ دوسرے صوبوں کی بھی غذائی ضروریات پوری کرتا ہے۔

جناب سپیکر! پنجاب کے کاشت کار کا نصیب بڑا دلچسپ ہے اور وہ دلچسپ کیسے ہے کہ وہ صوبہ جس میں سب سے زیادہ گندم پیدا ہوتی ہے آج سب سے بڑی مشکل میں بھی وہی صوبہ کھڑا ہے کہ ہم اپنی گندم جو کہ ہمارے صوبے سے خریدی گئی ہے جس کو وفاق کا ادارہ "پاسکو" خریدتا ہے جس کے پاس 20 لاکھ ٹن گندم پڑی ہوئی ہے جس کی اجازت "امپورٹنگ حکومت" پہلے اپنی صوبائی حکومت کو دے چکی تھی۔ اب 17 جولائی 2022 کے الیکشن میں عوام کے rejection کے بعد اس اجازت سے withdraw کر گئی ہے۔ اب ان کے impulsive فیصلے دیکھئے کہ یہ کتنی چھوٹی اور کتنی سطحی سوچ ہے کہ بھائی تمہارا مقابلہ عمران خان سے ہے جو اکیلا آیا اور تمہارا 13/14 جماعتوں کا اتحاد ہے اور تم اتنے مرد آهن ہو تو آؤ اپنے لیڈروں کو ڈالو اور مقابلہ کرو۔ تم پاکستان اور پنجاب کے کسانوں کے منہ سے روٹی چھیننا چاہتے ہو؟ کوئی معیار دیکھو، کوئی اپنی اوقات دیکھو اور کوئی اپنا طریق کار دیکھو۔ (نعرہ ہائے حسین)

جناب سپیکر! میں ایک بہت ہی سنجیدہ بات کر رہا ہوں اور میں اپنے بھائیوں اور بہنوں سے کہوں گا کہ غور سے میری بات سنیں۔ میں آج خراج تحسین پیش کرتا ہوں سردار عثمان بزدار سابق وزیر اعلیٰ پنجاب کو اور میں رائے دیتا ہوں "imported" وزیر اعظم شہباز شریف "کو کہ وہ سردار عثمان بزدار سے ٹیوشن رکھیں۔ (نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر! آپ کی وساطت سے میں معزز ممبران سے گزارش کرتا ہوں کہ ایک منٹ

خاموشی اختیار کریں کیونکہ بہت serious گفتگو ہو رہی ہے۔ I want pin drop silence اور عمران خان صاحب نے پناہ گاہیں بنائیں میں لائیوسٹاک کا وزیر تھا اور میں کابینہ کا سب سے "ماٹھا" اور سب سے "نالائق" وزیر تھا لیکن میرا ایڈر سردار عثمان بزدار تھا۔ اب مجھ سے بہت قابل میرے بھائی سردار شہباز الدین سیہڑ لائیوسٹاک کے وزیر ہیں۔ ایک دن بزدار صاحب مجھے ساتھ لے کر لاہور نکلے اور لکشمی چوک پر انہوں نے لٹکی ہوئی الٹی "مکڑیاں" دیکھیں۔ انہوں نے کہا کہ حسین تجھے میں نے وزیر لائیوسٹاک بنایا ہے۔ تجھے "مکڑیوں" کو کسی نہ کسی مقام پر پہنچانا ہے۔ آپ نے نہیں پورے پنجاب نے دیکھا کہ "مکڑیاں" کہاں لکشمی میں الٹی لٹکی ہوتی تھیں اور پھر ہم نے انہیں ایوان کے کن طبقات تک پہنچایا تو میں عثمان بزدار کی کابینہ کا ایک بہت ہی "نا اہل" وزیر تھا۔ جو ہمارے "imported" وزیر اعظم ہیں تو میری بہت ہی ہمدردانہ رائے ہے کہ بزدار صاحب آج کل کسی قلمدان کو نہیں سنبھالے ہوئے تو میں انہیں گزارش کروں گا کیونکہ وہ میرے ہمسائے سردار ہیں تو وہ ان کو مفت ٹیوشن دیں گے تاکہ یہ بھی کچھ نہ کچھ بہتری اور اصلاحات کر سکیں۔ (نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر! میں خوراک کی کہانی اس ایوان کے سامنے رکھنا چاہتا ہوں۔ اس ایوان میں بہت سارے لوگ ذمہ دار ہیں جو اس طرف بھی ہیں اور اس طرف بھی ہیں۔ حکومت 2200 روپے فی من گندم کی قیمت کسان کو ادا کرتی ہے، ایک سو روپے اس کے handling charges ہیں جو اسے ایک سال سنور کیا جاتا ہے اور اسے fumigate کیا جاتا ہے اور آپ سب کے لئے حیرت ہوگی کہ 700 روپے فی من ہم بنکوں کو سود دیتے ہیں۔ میں ڈہرا رہا ہوں کہ ایک من گندم کے پیچھے 700 روپے فی من گندم کا سود بنکوں کو دیا جاتا ہے اور آپ کو یہ گزارش کرنا چاہتا ہوں کہ میں 2007 میں وزیر اعلیٰ پنجاب چودھری پرویز اہلی صاحب کی ٹیم کا حصہ تھا۔ آپ مجھ سے پوچھیں گے کہ گندم کا debit پنجاب کے صوبے پر کیا تھا تو صفر تھا۔ گندم کی مد میں ہم نے بنکوں کو ایک روپیہ بھی نہیں دینا تھا۔۔۔

جناب سپیکر: تب آپ فنانس کے منسٹر تھے۔

وزیر خوراک و توانائی (سردار حسنین بہادر): جی، جناب سپیکر! میں وزیر خزانہ تھا۔ آج میں اپنے اس معزز ایوان کے دونوں اطراف بیٹھے ہوئے دوستوں کی خدمت میں یہ گزارش کرنا چاہتا ہوں کہ میرے لئے یہ انتہائی تکلیف دہ بات ہے کہ پنجاب جیسے بڑے صوبے کا ترقیاتی بجٹ 600 ارب ہو اور پنجاب جیسے بڑے صوبے نے صرف خوراک کی مد میں بتکوں کا 650 ارب روپے دینا ہو تو کون دے گا اور کہاں سے دے گا؟ یہ لوٹ کر لے گئے، اپنے تنوروں کے اندر رکھا گئے، یہ تو اب بھی سمگل کر کے چلے گئے اور انہیں تو کسی چیز کا کوئی احساس ہی نہیں ہے۔ (نعرہ ہائے تحسین)

جناب خلیل طاہر سندھو: جناب سپیکر! ساڑھے تین سال تک وزیر اعلیٰ عثمان بزدار تھے جو کہ اس چیز کے ذمہ دار ہیں جبکہ منسٹر صاحب گندم پر بات کریں کیونکہ قرارداد گندم کے حوالے سے ہے۔

(اس مرحلہ پر معزز ممبران حزب اختلاف کی طرف سے "بزدار" کو

دوبارہ لایا جائے کی نعرہ بازی)

جناب سپیکر: آرڈر ان دی ہاؤس۔ معزز ممبران تشریف رکھیں۔ جی، منسٹر صاحب!

وزیر خوراک و توانائی (سردار حسنین بہادر): جناب سپیکر! یہ جو کہا جاتا ہے کہ عمران خان صاحب کے پاس experience کی کمی ہے تو ان کے پاس تو کمی نہیں ہے کیونکہ 30/40 سال سے یہ حکومت میں ہیں اور 14 پارٹیاں اکٹھی ہو کر "نیب" کے 1100 ارب روپے تو deke سکتے ہیں۔۔۔

جناب خلیل طاہر سندھو: جناب سپیکر! مجھے چودھری پرویز الہی نے خود فون کر کے کہا تھا کہ عثمان بزدار کے خلاف عدم اعتماد کی تحریک لاؤ۔ اگر بزدار اتنے اچھے تھے تو انہیں فارغ کیوں کیا؟ منسٹر صاحب سے کہیں کہ وہ قرارداد پر بات کریں۔

جناب سپیکر: سندھو صاحب! آپ تشریف رکھیں۔ جی منسٹر صاحب!

وزیر خوراک و توانائی (سردار حسنین بہادر): جناب سپیکر! یہ لوگوں کی بہتری اور مسئلوں کا حل نہیں کر سکتے۔ اپنی بات پھر دہرا رہا ہوں کہ انہیں میں بزدار صاحب کی ٹیوشن رکھوادوں گا۔ ان کی ٹیوشن رکھنے کے لئے بزدار صاحب کی ہم نے قربانی دی ہے۔ (شور و غل)

جناب سپیکر: معزز ممبران cross talk نہ کریں اور خاموشی اختیار کریں۔ منسٹر صاحب! اپنی بات مکمل کر لیں۔

وزیر خوراک و توانائی (سردار حسین بہادر): جناب سپیکر! میرے دوستوں کی برداشت کا پیمانہ جواب دے گیا ہے۔ میں ایک اور دلچسپ بات بتاتا ہوں کہ ابھی 16 اکتوبر کے الیکشن میں اتنی خوبصورتی سے 14 جماعتوں کو عمران خان صاحب نے ٹھنڈا کیا ہے تو ابھی ان کے زخم بھرے نہیں ہیں۔ میں خاموش رہنا چاہتا تھا لیکن میں آپ کو سچ بتا رہا ہوں اور سندھو صاحب نہ بولتے تو میں خاموش تھا۔ میں ساحر لدھیانوی صاحب کے ایک شعر پر اپنی بات ختم کر رہا ہوں:

میرے محبوب وطن تیرے مقدر کے خدا
دست اغیار میں قسمت کی غنا چھوڑ گئے
اپنی یک طرفہ سیاست کے تقاضوں کے طفیل
ایک بار اور تجھے نوحہ کناں چھوڑ گئے
شکریہ۔ (نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر: جی، رانا منور صاحب!

رانا منور حسین: جناب سپیکر! شکریہ، میں honorable Minister کی بات کا جواب دینا چاہتا ہوں کہ پہلے تو یہ بتائیں اور ثابت کریں اس ایوان میں یہ روزانہ جھوٹ بولتے ہیں ان کے لیڈر بھی اور یہ بھی کہ وفاقی حکومت "imported" ہے۔ یہ لوگوں کے منتخب کردہ ایم این ایز کی وفاق میں حکومت ہے جو کہ لوگوں کے منتخب نمائندے ہیں۔ یہ تو جعلی انتخابات اور دھاندلی زدہ انتخابات کے ذریعے حکومت میں آئے تھے۔ انتخابات میں انہوں نے دھاندلی کی تھی اور یہ selected تھے۔۔۔

(اس مرحلہ پر معزز ممبران حزب اقتدار کی "امپورٹڈ حکومت نامنظور"

اور "عمران خان زندہ باد" کی نعرہ بازی)

(شور و غل)

جناب سپیکر! انہوں نے 2014 میں دھرنے دے کر اور 2018 کے الیکشن میں دھاندلی کے ذریعے حکومت بنا کر اس ملک کی ترقی کا پہیہ روکا اور سازش کر کے آئے تھے جو کہ selected حکمران تھے۔

جناب سپیکر: آج کے اجلاس کا ایجنڈا مکمل ہوا اور The House is adjourn to meet
on Thursday 20th October 2022 at 3.00 P.M
